بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یارسول اللّٰہ

مختصر سیرت اعلیٰ حضرت

از : افادات مبارکہ

شیخ طریقت، عالم باعمل، نباض قوم پاسبان مسلک رضا، خلیفہ شہزادہ اعلیٰ حضرت

علامہ پیر مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب حفظہ اللہ

ترتیب وپیشکش:

جانشین پاسبان مسلک رضا، شہزادہ نباض قوم، پیکر محبت واخلاق

الحاج صاحبزادہ ابوالرضا پیر محمد داؤد قادری رضوی مدظلہ العالی

ناشر:

ادارہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ پاکستان

0092 5554217986 - 00923338159523

نام کتاب.................................. مختصر سیرت اعلیٰ حضرت
مع تعارف کنز الایمان

از افادات.................................. شیخ طریقت، عالم باعمل، نباض قوم
علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق حفظہ اللہ

ترتیب وپیشکش........................ الحاج صاحبزادہ ابوالرضا محمد داؤد رضوی

کمپوزنگ............................ محمد نوید رضوی، رضوی کمپوزنگ سنٹر

باراشاعت اوّل................ ربیع الاوّل ۱۴۳۱ھ

تعداد.............................. ۱۱۰۰

صفحات......................... ۴۸

ہدیہ.................................. ۲۰ روپے

ملنے کے پتے:

- مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ
- قادری رضوی کتب خانہ داتا دربار مارکیٹ لاہور
- مکتبہ غوثیہ امام احمد رضا خاں روڈ نارووال
- مکتبہ مہریہ رضویہ نزد جامع مسجد نور کالج روڈ، ڈسکہ
- مکتبہ برکات المدینہ متصل جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی

فہرست

حدیث مجدد

حدیث میں فرمایا ''ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا امر دینھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس اُمت کے واسطے ہر صدی کے اختتام پر مجدد بھیجے گا' جو دین کو تازہ کرے''۔(ابوداؤد' طبرانی)

شیخ بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ رسالہ مرضیّہ میں فرماتے ہیں ''مجدد کی شناخت قرائن احوال سے کی جائے اور دیکھا جائے کہ اس کے علم نے کیا نفع پہنچایا۔ مجدد وہی ہوگا جو علوم دینیہ ظاہرہ باطنہ کا عالم ہو' سنت کی مدد کرنے والا اور بدعت کو اکھاڑنے والا ہو''۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ''مرقاۃ الصعود شرح سنن ابی داؤد'' میں فرماتے ہیں ''صدی کا مجدد وہ شخص ہو' جو مشہور ومعروف ہو اور امور دین میں مکمل مسائل کیلئے جس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہو۔ مراد یہ ہے کہ مجدد گذشتہ صدی کے خاتمہ پر اپنی زندگی میں مشہور عالم اور مشارالیہ رہ چکا ہو''۔

مجدد مائۃ حاضرہ: اہل حق علماء عرب وعجم کا اتفاق ہے کہ اس حدیث پاک اور آئمہ کرام کی تصریحات کے مطابق مجدد مائۃ حاضرہ یعنی اس صدی کے مجدد برحق اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی ہے۔

اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ کی پیدائش ۱۰ شوال المکرّم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء بروز شنبہ بوقت ظہر شہر بریلی محلّہ جسولی میں ہوئی۔ چار سال کی چھوٹی سی عمر میں قرآن مجید ناظرہ ختم کر لیا۔ چھ سال کی عمر شریف میں برسر منبر مجمع عام میں میلاد شریف پڑھا۔ آٹھ برس میں نحو کی مشہور کتاب ''ہدایۃ النحو'' پڑھی اور بزبان عربی اس کی شرح بھی لکھ دی۔ تیرہ برس دس ماہ کی عمر میں جملہ علوم عقلیہ نقلیہ کی تکمیل فرما کر سند فراغت

حاصل کی اور اسی دن مسئلہ رضاعت کے متعلق ایک فتویٰ تحریر فرما کر فتویٰ نویسی کا کام بھی شروع کر دیا اور تیرھویں صدی ہی میں اپنے فتاویٰ وتصنیف کا دریا بہا کر علم وفضل کی دھاک بٹھا دی اور پھر چودھویں صدی میں وہ عروج کامل حاصل ہوا کہ پچاس علوم و تقریباً ایک ہزار کتب ورسائل میں آپ نے اپنی خداداد صلاحیتوں کا وہ مظاہرہ فرمایا کہ اہل علم وفضل عش عش کر اُٹھے۔ افغانستان، ترکستان، عراق وحجاز اور خاص حرمین طیبین کے اجلہ علماء کرام نے زانوئے ادب تہ کر دیئے اور اعلیٰ حضرت کی عقیدت وعظمت میں رطب اللسان ہوئے۔

۱۳۲۳ھ میں مکہ مکرمہ میں پانچ سوالوں پر مشتمل ایک استفتاء کے جواب میں بغیر کتب دیکھے بحالت بخار صرف آٹھ گھنٹے میں چار سو صفحات پر مشتمل کتاب ''الدولة المکیه بالمادة الغیبیه'' کے نام سے تصنیف فرمائی، جس سے آپ کی حقانیت وعظمت اور جلالت علمی کی دھوم مچ گئی۔ علماء اہل عرب نے اس کتاب پر بہترین تقاریظ لکھیں اور آپ کو امام اہلسنّت، مجدد ملت کے خطاب سے یاد کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

=================

اہلسنّت پہ ہے بار احساں تیرا نائب مصطفیٰ شاہِ احمد رضا
دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا کس نے تیرے سوا شاہِ احمد رضا
دوست دشمن کی تھی کچھ نہ ہم کو خبر تو نے ظاہر کیا شاہِ احمد رضا
گھٹ گھٹا گھٹ گھٹا کر حسد میں مریں تیرے دشمن سدا شاہِ احمد رضا
گل ہزاروں کھلے گلشن دہر میں پھول اعلیٰ کھلا شاہِ احمد رضا
خوف محشر اور ایوبؔ رضوی تجھے آپ لیں گے بچا شاہِ احمد رضا

(از: خلیفہ اعلیٰ حضرت سید محمد ایوب علی رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

اعلیٰ حضرت کی اپنے آقا پر جاں نثاری

ے کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں
(اعلیٰ حضرت)

''حمد''اس کے وجہ کریم کو جس نے اپنے اس بندے (احمد رضا خاں) کو یہ ہدایت دی، یہ استقامت دی کہ وہ نہ اعاظم اکابر (علماء حرمین طیبین) کی عظیم مدحوں پر اتراتا ہے بلکہ اپنے رب کے حسن نعمت کو دیکھتا ہے کہ پاکی تیرے لئے کہ تو نے اس ناچیز کو ان عظماء وعزیز کی آنکھوں میں معزز فرمایا نہ ان دشنامیوں اور ان کے حامیوں (مخالفوں بدمذہبوں) کی گالیوں سے جو وہ زبانی دیتے اور اخباروں میں چھاپتے ہیں، پریشان ہوتا ہے بلکہ شکر بجالاتا ہے کہ تو نے محض اپنے کرم سے اس ناقابل کو اس قابل کیا کہ یہ تیری عظمت اور تیرے حبیب (ﷺ) کی عزت کی حمایت کر کے گالیاں کھائے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی سرکار کے پہرہ دینے والے کتوں میں اس کا چہرہ لکھا جائے۔ واللّٰہ العظیم۔ وہ بندہ خدا (احمد رضا) بخوشی راضی ہے اگر یہ دشنامی (گستاخ) حضرات بھی اس بدلے پر راضی ہوں کہ وہ اللہ ورسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) کی جناب میں گستاخی سے باز آئیں اور یہ شرط لگائیں کہ روزانہ اس بندہ خدا کو پچاس ہزار مغلظہ گالیاں سنائیں اور لکھ لکھ کر شائع کریں اور اگر اس قدر پر پیٹ نہ بھرے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) کی گستاخی سے باز رہنا اس شرط پر مشروط رہے کہ اس بندۂ خدا کے ساتھ اس کے باپ دادا اکابر علماء (قدست اسرارہم) کو بھی گالیاں دیں تو انہیم برعلم اے خوشا نصیب اس کا کہ اُس کی آبرو اُس کے

آباؤاجداد کی آبرو بدگویوں کی بدزبانی سے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) کی آبرو کیلئے سپر ہوجائے۔سیدنا حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بدگویان مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) سے فرماتے ہیں:

فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَہٗ وَ عِرْضِیْ ۔ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْکُمْ وَقَاءُ

یعنی اے بدزبانو! میں اس لئے تمہارے مقابل کھڑا ہوا ہوں کہ تم مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بدگوئی سے غافل ہوکر مجھے اور میرے باپ دادا کو گالیاں دینے میں مشغول ہوجاؤ۔میری اور میرے باپ دادا کی آبرو محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عزت کو سپر ہوجائے۔الٰہی ایسا ہی کر' آمین۔

یہی وجہ ہے کہ بدگو حضرات اس بندۂ خدا (احمد رضا پر) کیا کیا طوفان بہتان اس کے ذاتی معاملات میں اٹھاتے ہیں۔اخباروں' اشتہاروں میں طرح طرح کی من گھڑتوں سے کیا کیا خاکے اُڑاتے ہیں مگر وہ اصلاً قطعاً نہ اس طرف التفات کرتا نہ جواب دیتا ہے۔وہ سمجھتا ہے کہ جو وقت مجھے اس لئے عطا فرمایا کہ بعونہٖ تعالیٰ عزت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) کی حمایت کروں۔حاشا کہ اسے اپنی ذاتی حمایت میں ضائع ہونے دوں۔اچھا ہے کہ جتنی دیر مجھے برا کہتے ہیں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) کی بدگوئی سے غافل رہتے ہیں۔

فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَہٗ وَ عِرْضِیْ ۔ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْکُمْ وَقَاءُ

(حسام الحرمین شریفین ص ۴۹،۵۰)

....

ہے یہ پیغامِ سرکار ِاحمدرضا ' بارگاہِ نبی کے رہو باوفا
اُن کے پیغام سے منحرف جو ہوا' دین حق سے یقیناً پھسل جائے گا
جن کا اسم گرامی ہے احمد رضا ' ہیں وہی اصل میں دین کے پیشوا
مان لے گا انہیں مومن باوفا' اور گستاخ کا دل اُن سے جل جائے گا

پیارے آقا کی اعلیٰ حضرت پر کرم فرمائی

حضرت مولانا علامہ محمد عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سابق شیخ الحدیث دارالعلوم الشرفیہ اہلسنّت مبارک پور (بھارت) نے تحریر فرمایا کہ "میری زندگی کا سب سے بہترین زمانہ دارالخیر اجمیر شریف کی حاضری کا وہ دور طالب علمی ہے، جس میں نو سال تک سلطان الہند خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں حاضری نصیب ہوئی اور استاد محترم صاحب بہار شریعت حضرت قبلہ صدر الشریعہ علامہ محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی کفش برداری کا شرف حاصل رہا۔ اس زمانہ مبارک میں اکثر علماء ومشائخ وبزرگان دین کی زیارت میسر آتی تھی۔ انہیں بزرگوں میں سے حضرت دیوان سید آل رسول صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں صاحب قبلہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں' جو بڑے بلند پایہ بزرگ تھے۔ دیوان صاحب کے یہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ موصوف کی خدمت میں حاضری ہوا کرتی تھی۔ اکثر بزرگان دین کے واقعات بیان فرمایا کرتے تھے۔ ایک روز حضرت موصوف نے بیان فرمایا کہ "ماہ ربیع الآخر ۱۳۴۰ھ میں ایک شامی بزرگ دہلی تشریف لائے۔ ان کی آمد کی خبر پا کر اُن سے ملاقات کی۔ بڑی شان وشوکت کے بزرگ تھے مگر طبیعت میں بڑا ہی استغنا تھا۔ مسلمان جس طرح عربوں کی خدمت کیا کرتے ہیں ان کی بھی خدمت کرنا چاہتے تھے۔ نذرانہ پیش کرتے تھے مگر وہ قبول نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ "بفضلہٖ تعالیٰ میں فارغ البال ہوں، مجھے ضرورت نہیں"۔ ان کے اس استغنا اور طویل سفر سے تعجب ہوا عرض کیا "حضرت! یہاں تشریف لانے کا سبب کیا ہے؟" فرمایا "مقصد تو بڑا ازرین تھا لیکن حاصل نہ ہوا، جس کا افسوس ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ کو میری قسمت بیدار ہوئی۔ خواب میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زیارت نصیب ہوئی۔

دیکھا کہ حضور ﷺ تشریف فرما ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حاضر دربار ہیں لیکن مجلس پر سکوت طاری ہے۔ قرینہ سے معلوم ہوتا تھا کہ کسی کا انتظار ہے۔ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا '' فداك ابی و امی کس کا انتظار ہے ؟'' ۔ ارشاد فرمایا'' احمد رضا کا انتظار ہے''۔ میں نے عرض کیا'' احمد رضا کون ہیں؟'' فرمایا'' ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں''۔ بیداری کے بعد میں نے تحقیق کی معلوم ہوا مولانا احمد رضا خاں صاحب بڑے ہی جلیل القدر عالم ہیں اور بقید حیات ہیں۔ مجھے مولانا کی ملاقات کا شوق ہوا' میں ہندوستان آیا۔ بریلی پہنچا معلوم ہوا کہ ان کا انتقال ہوگیا اور وہی ۲۵ صفر المظفر ان کی تاریخ وصال تھی۔ میں نے یہ طویل سفر صرف اُن کی ملاقات کیلئے ہی کیا لیکن افسوس کہ ملاقات نہ ہوسکی''۔ اس سے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مقبولیت بارگاہ رسالت میں معلوم ہوتی ہے۔ کیوں نہ ہو عاشقان رسول یونہی نوازے جاتے ہیں۔ (ﷺ)

اعلیٰ حضرت نے بتایا اہلسنّت کون ہے؟ اہل اُلفت کون ہے اور اہل نفرت کون ہے؟
ان کی نسبت سے سبھی اہل بریلی بن گئے ذکر جب آیا کہیں پر اہلسنّت کون ہے؟
ایک ایک بے دین کو کر کے الگ بتلا دیا بے ادب گستاخ بزدل' بے مروّت کون ہے؟
دولت بیدار عشق مصطفیٰ کس کا نصیب کون ہے محروم اس سے' بے بضاعت کون ہے؟
خواب غفلت سے جگایا ذہن میں راسخ کیا منکر شانِ رسالت اور ولایت کون ہے؟
اعلیٰ حضرت نے پلا کر عشق مصطفوی کے جام رب کے بندوں کو بتایا' رب کی نعمت کون ہے؟
کس کی خاطر سے بنا ہے یہ وجود کائنات کون ہے یٰسین وطٰہٰ' اہل رفعت کون ہے؟
اعلیٰ حضرت راہبر ہیں' اعلیٰ حضرت راہنما دیکھنا ہے یہ غلام اعلیٰ حضرت کون ہے؟

(از: الحاج محمد حفیظ نیازی ایڈیٹر ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

امام احمد رضا علیہ رحمۃ اللہ کی ذات گرامی پر ایک نظر

حضور کا اسم شریف احمد رضا، کنیت ابوحامد اور القاب شریفہ مجدد دین وملت، امام اہلسنّت، شیخ الاسلام والمسلمین ہیں اور ''اعلیٰ حضرت'' تو آپ کا مشہور ترین لقب ہے جب مطلقاً اعلیٰ حضرت کہا یا سنا جائے تو حضور ہی کی ذات گرامی مراد لی جاتی ہے۔

ع......رضا یہ نعت نبی نے بلندیاں بخشیں

خود آپ نے اپنے نام کے ساتھ ''عبدالمصطفیٰ'' کا اضافہ فرمایا۔

۱۰ شوال المکرّم ۱۲۷۲ھ/۱۴ جون ۱۸۵۶ء بروز شنبہ بوقت ظہر آپ کی ولادت باسعادت ہوئی اور ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ بروز جمعۃ المبارک عین جمعہ کے وقت ۲ بج کر ۳۷ منٹ پر اُدھر مؤذن نے حی علی الفلاح کہا اور ادھر یہ بشارت سنائی دی یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ترجمہ: ''اے اطمینان والی جان اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ جا'' (پارہ ۳۰، سورہ فجر) ﴿﴾ اور خدمت دین میں ۶۸ برس کی پاکیزہ عمر گزار کر آپ کی روح پاک جسم اطہر سے پرواز کر گئی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

﴿﴾ آپ کی تاریخ وفات ہے........رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۳۴۰ھ) شیخ الاسلام والمسلمین (۱۳۴۰ھ) اور امام الہدیٰ عبدالمصطفیٰ احمد رضا (۱۹۲۱ء) علیہ الرحمۃ

اعلیٰ حضرت نے خود بھی اپنی ولادت ووفات کی تاریخیں استخراج فرمائی ہیں۔

چنانچہ تاریخ ولادت ہے ''اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِہِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ (۱۲۷۲ھ) یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرمایا اور اپنی طرف کی

روح سے ان کی مدد کی'' (پ ۲۸، ع ۳) اور تاریخ وصال (جو حضور نے اپنے وصال شریف سے چار ماہ بائیس روز قبل استخراج فرمائی (یہ آپ کی کرامت ہے) یہ ہے

ویطاف علیھم بانیۃ من فضۃ واکواب (۱۳۴۰ھ)

(ترجمہ) ''اہل جنت میں چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دورہ ہوگا''

خدمت دین: آپ علامہ ابن علامہ ہیں۔ آپ کے مقدس گھرانہ سے فتاویٰ شرعیہ نکلنے کی مدت ایک صدی سے بھی زائد ہے۔ خود آپ نے تیرہ چودہ برس کی عمر شریف میں فتویٰ لکھنا شروع کر دیا تھا اور اس وقت سے لے کر آخری دم تک آپ خدمت دین میں مصروف رہے۔ آپ نے سب سے پہلا فتویٰ ۱۴ شعبان المعظم ۱۲۸۶ھ کو تحریر فرمایا جو تبرکاً درج کیا جاتا ہے۔

سوال: اگر بچے کے ناک میں کسی طرح دودھ چڑھ کر حلق میں پہنچ گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: منہ یا ناک سے عورت کا دودھ جو بچے کے جوف میں پہنچے گا حرمت رضاعت لائے گا۔ (ملفوظات ووصایا شریف)

❁ آپ بڑے بڑے معرکۃ الآرا مسائل و پیچیدہ و دقیق سوالات کو اشارۂ ابرو سے حل فرما دیتے تھے اور اس مصرع کے مصداق تھے کہ

ع ...... اے لقاء تو جواب ہر سوال

آپ کے قلم شریف نے جس طرف رُخ پھیرا تحقیقات کے دریا بہا دیئے' شبہات مٹا دیئے' اعتراضات اٹھا دیئے' مخلصین کو سیراب کر دیا اور منکرین ومعترضین کا منہ بند کر دیا خود فرماتے ہیں:

ملک سخن کی شاہی تجھ کو رضاؔ مسلّم

جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

تصانیف مبارکہ وتردید مذاہب باطلہ: اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی تصانیف قدسیہ ایک ہزار سے بھی زائد ہیں اور فتاویٰ رضویہ شریف کی ضخیم جلدیں (جو ہزاروں صفحات پر مشتمل ہیں) ان کے علاوہ ہیں۔ صرف آپ کی کچھ تصانیف کی ایک علیحدہ فہرست بھی مرتب ہوئی تھی۔ جس کا نام "**المجمل المعتدد لتالیف المجدد**" رکھا گیا تھا۔ ہر بے دین فرقہ کے ردّ میں آپ کی متعدد تصانیف موجود ہیں، جس بے دین نے سر اُٹھایا، اعلیٰ حضرت نے اس کی بے دینی کی دھجیاں بکھیر دیں اور جس گمراہ نے دین کے خلاف کوئی سازش کی آپ نے اس کی سازش کو کچل کر رکھ دیا اور بفضلہٖ تعالیٰ کسی کو اس شیر ربانی کے سامنے آنے اور اس کا جواب دینے کی ہمت نہ ہوئی اور نہ انشاءاللہ ہو سکے گی۔ خود فرماتے ہیں:

؎ وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

رضؔا کے سامنے کی تاب کس میں
فلک وار اس پہ تیرا ظل ہے یاغوث

ایک اور مقام پر یوں گرجتے ہیں

؎ کلک رضؔا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

مجدد ملت امام اہلسنّت: آپ چونکہ اس صدی کے مجدد اور امام اہلسنّت ہیں۔ آپ ہی نے بدمذہبوں کے ناپاک عقائد سے اہلسنّت کے پاکیزہ عقائد کو ممتاز فرمایا اور

مسلمانوں کو بے دینوں کے حملوں سے بچا کر صراط مستقیم (مسلک اہلسنّت) کو روشن فرمایا۔ لہٰذا سوادِ اعظم اہلسنّت و جماعت کے صوفیاء و اولیاء اور علماء و مشائخ آپ ہی کے مسلک پر ہیں اور صحیح الاعتقاد اہلسنّت و جماعت چاہے کہیں کے رہنے والے ہوں اور حنفی ہوں یا شافعی، مالکی ہوں یا حنبلی، قادری ہوں یا نقشبندی، چشتی ہوں یا سہروردی، اجمیر شریف سے وابستہ ہوں یا سرہند شریف سے، کچھوچھہ شریف سے وابستہ ہوں یا گولڑہ شریف سے، چورہ شریف سے وابستہ ہوں یا علی پور شریف سے، سیال شریف سے وابستہ ہوں یا تونسہ شریف سے پھر جامع ازہر (مصر) سے فارغ التحصیل ہوئے ہوں یا دیوبند سے۔ ڈابھیل سے فارغ ہوں یا دہلی سے غرضیکہ جو بھی اہلسنّت کے معتقدات و معمولات کا پابند ہو، ان سب کو اس زمانہ میں مقتدائے اہلسنّت مجدد مائۃ حاضرہ فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی طرف منسوب کر کے بریلوی کہا جاتا ہے۔

اعلیٰ حضرت علماء حرمین کی نظر میں: پھر اور تو اور خود مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے اکابر و جلیل القدر علماء و اولیاء نے آپ سے سندیں حاصل کیں اور اجازتیں لیں بلکہ بعض حضرات بغرض تعلیم حرمین طیبین سے آپ کے پاس بریلی شریف بھی تشریف لائے اور وہاں کی ذمہ دار ہستیوں اور برگزیدہ شخصیتوں نے آپ کو حسب ذیل القابات و خطابات کے ساتھ یاد فرمایا "اس صدی کا مجدد، عالم اہلسنّت، امام و پیشوا، استاد معظم، ہمارا سردار، شیخ و مرشد، علامہ زماں، یکتائے زمانہ، اپنے وقت کا یگانہ، اس فتنوں کے زمانے میں دین متین کو زندہ کرنے والا، دریائے ذخار، معرفت کا آفتاب، علم کلام و فقہ و فرائض پر حاوی، عربیت و حساب کا ماہر، منطق کا دریا، مسلمانوں کا یاور، بے دینوں کی زبانیں کاٹنے والا، ایمان کے ستونِ روشن کا بلند کرنے والا، جب کبھی شبہ کی رات اندھیری ڈالے وہ اپنے آسمان علم سے ایک چودھویں رات کا چاند چمکا تا ہے، مجاہد و بے نظیر، محقق و مدقق" وغیر ذالک۔

(ملفوظ وحسام الحرمین شریفین)

یہ دینِ متین کی صحیح و پُرخلوص خدمت کا ثمرہ اور عظمت کبریا وٗ عزت مصطفےٰ (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) کی حمایت کا صدقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی محبت و عظمت اور اُلفت وعقیدت اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دی اور آپ کو اہل علم وفضل کا سرتاج بنایا۔

؎ سب یہ صدقہ ہے عرب کے جگمگاتے چاند کا
نام روشن اے رضؔا جس نے تمہارا کر دیا

اعلیٰ حضرت کا استغنا: کئی ایسے لوگ جو کہ محبوبان خدا حضرات انبیاء علیہم السلام و اولیائے کرام علیہم الرضوان سے استمداد کرنے پر مسلمانوں کو کافر ومشرک قرار دیتے ہیں ۔ان کی کتابوں میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ مالدار دنیاداروں، نوابوں اور رئیسوں کی تعریف میں کتنے کتنے لمبے قصائد لکھے گئے ہیں اور وظیفہ خواری ومال ودولت کے حصول کیلئے ان کے متعلق ایسی باتیں لکھی گئی ہیں کہ اگر وہی باتیں کوئی مسلمان حضرات انبیاء واولیاء کی شان میں بیان کردے تو یہی لوگ شرک کا فتویٰ صادر کرنے کیلئے فوراً تیار ہوجائیں مگر اس کے مقابلہ میں اعلیٰ حضرت کا دیوان شریف آپ ملاحظہ فرمائیں تو آپ کو نغمہ توحید نعت شریف وغلامان وخدام بارگاہ رسالت کے قصائد ومنقبت کے علاوہ کسی نواب، رئیس اور دنیوی مال وجاہ کے مالک کی مدح میں کوئی قصیدہ نظر نہ آئے گا۔خود فرماتے ہیں:

؎ کروں مدح اہل دول رضؔا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

ایک اور جگہ فرمایا: کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضؔا

بول بالے مری سرکاروں کے

نیز فرمایا: تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال

جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا (صلی اللہ علیہ وسلم)

عشق رسول: عشق رسول وحب حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مجدد دین وملت کا مقام اگر تلاش کرنا ہے تو فقط دیوان اعلیٰ حضرت ہی اس کیلئے پورا پورا متکفل ہو سکتا ہے۔ دوسرے مضامین وتالیفات افاضات واضافات علیحدہ رہے، جس وقت بحر عشق ومحبت جوش مارتا اور ضبط کی طاقت نہ رہتی تو شاعری کے پردہ میں رموزِ عشق واسرار محبت کا بیان ہو جاتا اور اس راز کو وہی جانتے ہیں جو محرم اسرار ہیں اور جن کی آنکھیں اللہ عزوجل نے کھول دی ہیں۔ وہ دیکھ سکتے ہیں کہ حضور اعلیٰ حضرت کے ایک ایک شعر میں کیا کیا راز واسرار بھرے ہوئے ہیں۔ اس سلسلہ میں اس وقت آپ کے صرف ایک ہی شعر پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ ذرا غور فرمایئے کیا کسی صاحب حال و ''حضوری'' شخصیت کے سوا کوئی ایسا کہہ سکتا ہے۔ فرماتے ہیں:

پیش نظر وہ نوبہار سجدے کو دل ہے بے قرار

روکیئے سر کو روکیئے ہاں یہی امتحان ہے

آپ کے ''عشق رسول'' (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اندازہ اس سے بھی کچھ ہو سکتا ہے کہ شوال المکرّم ۱۳۲۳ھ کی آخری تاریخ ہے۔ عصر کا وقت ہے ایک نعت کا مقطع تحریر ہو رہا ہے اور قلب میں ''عشق رسول'' (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دریا موجزن ہے اور سیلاب سے زیادہ تیز روانی رکھتا ہے

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے

تم نہیں چلتے رضاؔ سارا تو سامان گیا

بس فوراً سفر زیارت دربار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی تیاری شروع ہوگئی اور بعد مغرب

بعزم زیارت نبی اکرم ﷺ روانگی بھی ہوگئی۔

اُردو کے بہترین ترجمہ وتفسیر کا بیان

کوئی بھی ترجمۂ قرآن پڑھ کر دیکھ لیں۔ مترجمین نے تھوڑے بہت فرق کے ساتھ اس کا ترجمہ کیا ہے۔ ''شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے'' ان تراجم میں کہنے کو تو اللہ کے نام کے ساتھ شروع کیا گیا ہے لیکن فی الحقیقت جس کے نام سے شروع کیا گیا ہے اس (اللہ) کا نام بعد میں ہے اور ''شروع کرتا' ہوں' ساتھ' نام'' کے پانچ الفاظ پہلے ہیں اور دراصل شروع ان الفاظ سے کیا گیا ہے نہ کہ اللہ کے نام سے۔ یہ راز اگر منکشف ہوا ہے تو صرف اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مولانا امام الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم علمی و روحانی شخصیت پر منکشف ہوا ہے۔ جنھوں نے حقیقت ترجمۂ اصل معنویت اور اسم جلالت پر نظر رکھتے ہوئے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

''اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا'' دیکھیئے یہ ہے ترجمہ کہ لفظی' معنوی' حقیقی و واقعی طور پر ہر لحاظ سے اللہ کے نام سے اس طرح شروع کیا ہے کہ اور تو اور لفظ ''شروع'' بھی شروع میں نہیں آ سکا۔ اللہ اکبر' حفظ مراتب و ترجمہ و معنی کا کیسا حق ادا کیا ہے۔ یہ ہے اعلیٰ حضرت کے اعلیٰ ترجمہ کی پہلی فتح و خوبی' بہتری و برتری باقی تمام تراجم پر جس کی بناء پر ہم نے اسے اردو کے بہترین ترجمہ کا عنوان دیا ہے۔

سبحان اللہ جس کی مبارک بســـــم اللہ (ابتداو شروع) ہی اتنی خوبصورت اور زوردار ہے۔ اس کی رفتار و پرواز' عروج و ترقی اور کامیاب اختتام و انتہا کا کیا بیان ہوسکتا ہے۔

ذالك فضل اللّٰه يوتيه من يشاء۔

ترجمہ کا نام: ترجمہ اعلیٰ حضرت کی بہتری و برتری' بزرگی و خوبی' وسعت نظری اور علمی و

روحانی گہرائی کے دیگر پہلوؤں کے علاوہ ایک بہت اعلیٰ پہلو اس ترجمہ کا نام بھی ہے جو اعلیٰ حضرت کے بلند ترین علمی مقام وجلالتِ شان اور ترجمہ کی اعلیٰ صلاحیت واہلیت کا منہ بولتا ثبوت ہے اور وہ ہے ''کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن'' یعنی ترجمۂ قرآن خزانۂ ایمان جو اسم بامسمّٰی ہے اور اس کے پڑھنے سے واقعی خزانۂ ایمان حاصل اور زائد ہوتا ہے۔ برخلاف دیگر عام تراجم کے جس کے بے خبری میں پڑھنے سے خزانۂ ایمان حاصل ہونا تو درکنار اگر خزانہ ہو بھی تو کم ہو جاتا بلکہ لٹ جاتا ہے۔

علاوہ ازیں کنزالایمان اسم بامسمّٰی ہی نہیں بلکہ مسمّٰی باسم تاریخی بھی ہے جو اس کے عظیم نام کے ساتھ اس کے عظیم الشان کام کی تاریخ کا بھی حامل ہے یعنی ۱۳۳۰ھ جو ترجمہ قرآن پاک پر اس طرح لکھا ہوتا ہے۔ ''کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن'' اس کے مقابلہ میں باقی تراجم بھی دیکھ لیجیے جن پر بالعموم یہی لکھا ہوتا ہے کہ یہ فلاں صاحب کا ترجمہ ہے بس ترجمہ کا اس طرح پورے عربی جملہ میں نام اور پھر اس کا اسم بامسمّٰی اور مسمّٰی باسم تاریخی ہونا تو بہت دُور کی بات ہے۔ ترجمہ قرآن کی یہ بلندیٔ شان اسی کا کام ہے جس کا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نام ہے۔

؎ ملک سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلم
جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

ترجمہ کا کام: ''کنزالایمان'' کے نام کی طرح اس کا کام بھی فی البدیہہ ایسے تاریخی و الہامی انداز میں ہوا کہ جس کی مثال نایاب ہے۔ سنیئے! ''ترجمہ کا طریقہ یہ تھا کہ اعلیٰ حضرت زبانی طور پر آیات کریمہ کا ترجمہ بولتے جاتے اور صدرالشریعہ مولانا امجد علی اعظمی مصنف ''بہارِشریعت'' (رحمۃ اللہ علیہما) اس کو لکھتے رہتے لیکن یہ ترجمہ اس طرح پر نہیں تھا کہ آپ پہلے کتب تفسیر ولغت کو ملاحظہ فرماتے۔ بعدہ آیت کے معنی کو سوچتے پھر

ترجمہ بیان کرتے بلکہ آپ قرآن مجید کا فی البدیہہ برجستہ ترجمہ زبانی طور پر اس طرح بولتے جاتے جیسے کوئی پختہ یادداشت کا حافظ اپنی قوت حافظہ پر بغیر زور ڈالے قرآن شریف روانگی سے پڑھتا جاتا ہے۔ پھر جب صدرالشریعہ اور دیگر علمائے حاضرین اعلیٰ حضرت کے ترجمے کا کتب تفاسیر سے تقابل کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کے اعلیٰ حضرت کا یہ برجستہ فی البدیہہ ترجمہ تفاسیر معتبرہ کے بالکل مطابق ہے (اور ان کا نچوڑ ہے) الغرض بہت قلیل وقت میں یہ ترجمہ کا کام ہوتا رہا پھر وہ مبارک ساعت بھی آ گئی کہ حضرت صدرالشریعہ نے اعلیٰ حضرت سے قرآن مجید کا مکمل ترجمہ کرالیا اور آپ کی کوشش بلیغ کی بدولت دنیائے سنّیت کو ''کنزالایمان'' کی دولت عظمیٰ نصیب ہوئی۔'' **(جزاهما الله تعالى خير الجزا)** (سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا ص ۲۷۵)

اوّلیت ترجمہ: قارئین کرام کو یہ سن کر خوشگوار حیرت ہوگی کہ ''کنزالایمان'' کو دیگر خصوصیات کے علاوہ عام تراجم پر اولیت کی فوقیت بھی ہے اور وہ اس طرح کہ ''کنزالایمان'' ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۱ء میں منظر عام پر آیا جبکہ مولوی محمود حسن دیوبندی کا ترجمہ ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۱۹ء میں مکمل ہوا اور ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۹۲۳ء میں منظر عام پر آیا۔ باقی مولوی اشرفعلی تھانوی' ابوالکلام آزاد' عبدالماجد دریا آبادی اور مودودی وغیرہ کے تراجم تو بہت بعد کی چیزیں ہیں۔ (محاسن کنزالایمان ص ۱۸)

مقام مترجم: ہم نے تمہیدی طور پر ''کنزالایمان'' کے جن امتیازات کی طرف اشارہ کیا ہے اور آئندہ انشاءاللہ تعالیٰ جن کی کچھ تفصیل آ رہی ہے اگر ہم اس ترجمہ کے مترجم کا مقام سمجھ لیں تو پھر ان کے ترجمۂ قرآن کے ایسے مشکل کام کو اتنے بہترین انداز میں پیش کرنے پر کچھ بھی اچنبھا نہیں ہوتا کیونکہ مترجم کے مقام رفیع کی بلندی کا یہ حال ہے

کہ عالم اسلام میں ان کو

☆ ''اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کہا جاتا ہے

☆ علماءعرب وعجم نے ان کو اپنا عظیم پیشوا اور مجدّد دین تسلیم کیا ہے

☆ دنیا کے ہر حصہ میں ان کی بریلوی نسبت صحت عقیدہ اور عشق رسالت کی علامت ہے۔

☆ کم وبیش ایک ہزار تصانیف میں ''کنزالایمان'' فتاویٰ رضویہ کی بارہ ضخیم مجلدات اور ''حدائق بخشش'' ان کے ایمان وعرفان' علم وعمل اور عشق ومحبت کا عظیم شاہکار اور زندہ وپائندہ یادگار ہیں۔

☆ پچاس علوم وفنون میں انہیں صرف مہارت نہیں بلکہ ہر علم وفن اور فارسی' اردو' عربی میں ان کی باقاعدہ تصانیف وفتاویٰ بھی موجود ہیں

☆ انہوں نے صرف تیرہ برس کی عمر میں علوم عقلیہ' نقلیہ کی تکمیل کر کے خدمت دین وفتویٰ نویسی کا کام شروع کر دیا۔

☆ انہوں نے اپنی مصروفیات کے باوجود صرف ایک ماہ میں مکمل قرآن پاک حفظ کر لیا۔

☆ انہوں نے حالت بیداری میں سرور دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔

☆ ان کے وصال کے موقع پر علم رویا۔ان کے آقا ومولا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''احمد رضا کا انتظار ہے'' پھر ایسی عظیم وجلیل علمی و روحانی اور برگزیدہ ومقبول شخصیت مجمع البحرین اور منبع حسنات وبرکات کیوں نہ ہو اور ''کنزالایمان'' بہترین ترجمہ کیوں نہ ہو۔اس عظیم شخصیت کے تفصیلی تعارف کے خواہشمند حضرات مرکزی مجلس رضا

نور مسجد ریلوے اسٹیشن لاہور سے لٹریچر کے حصول کے لیے رجوع فرمائیں۔ بالخصوص ''محاسن کنزالایمان'' اور ''ضیاء کنزالایمان'' کے حصول کے لیے ضرور رابطہ قائم کریں تا کہ اس ہمہ گیر شخصیت کے متعلق معلومات میں مزید اضافہ ہو۔

خزائن العرفان: (فی تفسیر القرآن) ''کنزالایمان'' کے حاشیہ پر طبع شدہ تفسیر ہے جو ہر طرح ''کنزالایمان'' کے شایان شان ہے اور بہترین ترجمہ کے لیے بہترین تفسیر ہے۔ ترجمہ ایمان کا خزانہ ہے اور تفسیر اپنی تفصیل کے لحاظ سے علم و عرفان کے خزانوں کا مجموعہ ہے۔ یہ تفسیر صدر الافاضل حضرت مولانا محمد نعیم الدین صاحب مرادآبادی علیہ الرحمتہ کی تحریر ہے۔ جو اعلیٰ حضرت کے عظیم المرتبت خلیفہ و تربیت یافتہ ہیں اور بلند پایہ عالم ہیں۔

مقبولیت: ''کنزالایمان و خزائن العرفان'' کی مقبولیت و شہرت دن بدن عروج پر ہے۔ ڈاکٹر عبدالمجید اولکھ اور شاہ فرید الحق صاحب (کراچی) نے اس کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا ہے اور بھارت کے علاوہ پاکستان میں اس وقت کئی اشاعتی ادارے اس کی طباعت و اشاعت میں سرگرم ہیں۔ ضیاء القرآن پبلیکیشنز، پاک کمپنی، قدرت اللہ کمپنی، ماسٹر کمپنی، اویس کمپنی، حافظ کمپنی، خالد بک ایجنسی، قرآن کمپنی، چاند کمپنی، مکتبہ حامدیہ لاہور کے علاوہ تاج کمپنی کراچی، لاہور، ڈھاکہ نے اس ترجمہ و تفسیر کو مختلف سائزوں میں بہت خوبصورت و دلکش انداز میں سترہ اقسام پر اسے شائع کیا ہے۔ ''کنزالایمان و خزائن العرفان'' کے تمام ناشرین اس بات پر متفق ہیں کہ اس ترجمہ و تفسیر کی مانگ باقی تمام تراجم سے کہیں بڑھ کر ہے اور اس کی مقبولیت نے تمام تراجم کی اشاعت کے ریکارڈ توڑ دیے ہیں۔ ع...... یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

تفسیر نور العرفان: ''کنزالایمان'' تفسیر خزائن العرفان کے علاوہ کافی عرصہ سے

تفسیر نور العرفان کے حاشیہ کے ساتھ بھی شائع ہو رہا ہے۔ تفسیر نور العرفان مفسر قرآن حضرت مولانا مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے ہے جو حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ کے نہایت نامور اور ہونہار بزرگ شاگرد تھے۔ نور العرفان میں خزائن العرفان کی بہ نسبت کچھ تفصیل ہے اور کنز الایمان، تفسیر نور العرفان کے ساتھ بھی بہت مقبول ہے اور نوری کتب خانہ لاہور کے بعد مکتبہ اسلامیہ گجرات، کامیاب بک ڈپو لاہور اور پیر بھائی کمپنی لاہور کی مختلف اقسام کی اشاعت کے علاوہ مکتبہ اسلامیہ لاہور نے اسے پانچ اقسام پر شائع کیا ہے۔ اس مختصر تفصیل سے ''کنز الایمان'' کی مقبولیت و اہمیت اور آفاقی شہرت و عظمت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ لہٰذا اگر کہا جائے کہ باقی تراجم کی مجموعی تعداد سے تنہا ''کنز الایمان'' کی تعداد اشاعت زیادہ ہے تو مبالغہ نہیں ہوگا۔ **الحمد للّٰه علی ذالك۔**

ناکام کوشش: بہر حال ''کنز الایمان اور خزائن العرفان'' کی یہی وہ مقبولیت ہے جس سے بوکھلا کر مخالفین اہلسنّت و منکرین شانِ رسالت نے بیرون ملک بعض غیر ''اُردو دان'' عرب لیڈروں کو اس کے خلاف غلط رپورٹیں دے کر ان کو بدظن کیا اور بعض مقامات پر اس بہترین ترجمہ و تفسیر پر پابندی لگوانے کی سازش کی اور اس طرح اپنے غلط ملط تراجم پر پردہ ڈالنے اور ''کنز الایمان'' کے بالمقابل ان کی اشاعت کی ناکام کوشش کی۔ کاش یہ مخالفین تعصب کی عینک اتار کر ''کنز الایمان'' کا صحیح مطالعہ کرتے اور سیکرٹری رابطہ عالم اسلامی اہلسنّت کو تحقیق و صفائی کا موقع دینے کے بعد کوئی اقدام کرتے۔ بہر حال بیرونِ ملک اس محدود کاروائی سے اس بہترین ترجمہ و تفسیر کی مقبولیت میں کسی کمی کی بجائے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی مقبولیت و شہرت میں مزید اضافہ ہوگا۔

؎ اسلام کے پودے کو قدرت نے لچک دی ہے

اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دو گے

شانِ الوہیت کا دفاع: بسم اللہ کی برکت میں ''کنزالایمان'' کے ترجمہ کی خوبی تو پہلے بیان ہوچکی ہے۔اب آیئے دیگر تراجم کے مقابلہ میں شان الوہیت کے دفاع و تحفظ ناموسِ رسالت کے سلسلہ میں ''کنزالایمان'' کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمایئے۔ شانِ الوہیت کو دل و دماغ میں ملحوظ رکھ کر آیات قرآنی کے مختلف تراجم اور ''کنزالایمان'' کے ترجمہ کا فرق دیکھئے اور حق وانصاف کا ساتھ دیجیے۔

پہلی آیت: **اللہ یستھزی بھم** (پ۱،رکوع۲،سورالبقرۃ،آیت۱۵)

☆ ''اللہ ان سے مذاق کررہاہے''(مودودی ترجمہ)

☆ ''اللہ ہنسی کرتاہےان سے''(محمودالحسن)

☆ ''اللہ ان سے دل لگی کرتاہے''(وحیدالزماں غیرمقلد)

☆ ''اللہ ان سے استہزافرماتاہے(جیسااس کی شان کے لائق ہے) (کنزالایمان)

دوسری آیت: **ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم ویعلم الصبرین** (پ۴،رکوع۵،سورہ آل عمران آیت۱۴۲)

☆ ''اور ابھی تک معلوم نہیں کیا اللہ نے جولڑنے والے ہیں۔تم میں اور معلوم نہیں کیا ثابت رہنے والوں کو۔(محمودالحسن)

☆ ''ہنوز اللہ تعالٰی نے ان لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہواور نہ ان کو دیکھا جو ثابت قدم رہنے والے ہوں''(اشرف علی تھانوی)

☆ ''ابھی اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کو جانا ہی نہیں جنہوں نے جہاد کیا اور نہ

صبر کرنے والوں کو جانا'' (عبدالماجد دریا آبادی)

☆ ''اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی''۔ (کنزالایمان)

تیسری آیت: "ان المنافقين يخدعون الله وهو خادعهم"

(پ۵' رکوع ۱۷' سورہ النساء' آیت ۱۴۲)

☆ ''البتہ منافق دغابازی کرتے ہیں اللہ سے اور وہی ان کو دغا دے گا'' (محمودالحسن)

☆ ''وہ اللہ تعالیٰ کو فریب دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو فریب دے رہا ہے''

(وحیدالزمان)

☆ ''بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا'' (کنزالایمان)

چوتھی آیت: "ويمكرون ويمكر الله"

(پ۹' رکوع ۱۸' سورہ الانفال' آیت ۳۰)

☆ (اور وہ اپنی چال چل رہے ہیں) ''اور اللہ اپنی چال چل رہا ہے'' (مودودی ترجمہ)

☆ ''اور وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا''

(ترجمہ محمودالحسن' وحیدالزمان غیر مقلد)

☆ ''اور مکر کرتے تھے وہ اور مکر کرتا تھا اللہ'' (ترجمہ مطبوعہ صحیفۂ اہلحدیث کراچی)

☆ ''اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا'' (کنزالایمان)

پانچویں آیت: نسوا الله فنسيهم" (پ۱۰' رکوع ۱۵' سورہ التوبہ' آیت ۶۷)

☆ ''یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا'' (مودودی)

☆ ''بھول گئے اللہ کو سو وہ بھول گیا ان کو'' (محمودالحسن)

☆ ''وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا'' (کنزالایمان)

چھٹی آیت: " ثم استویٰ علی العرش "

(پ ۸' رکوع ۱۴' سورہ الاعراف' آیت ۵۴)

☆ ''پھر تخت پر بیٹھا'' (ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد)

☆ ''پھر قرار پکڑا عرش پر'' (محمود الحسن)

☆ ''پھر عرش پر قائم ہوا'' (اشرفعلی تھانوی)

☆ ''پھر تخت پر چڑھا'' (وحیدالزمان)

☆ ''پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے'' (کنزالایمان)

موازنہ: مذکورہ آیات کے تراجم پر غور فرمائیں کہ ''کنزالایمان'' نے کس طرح ان آیاتِ متشابہات ومشکل مقامات میں شانِ الوہیت کا دفاع کیا ہے اور ترجمہ کو شانِ الوہیت کے خلاف ہر قسم کے نامناسب الفاظ سے محفوظ رکھا ہے۔ پہلی اور چھٹی آیت میں "یستھزی اور استویٰ" کے ترجمہ میں شایانِ شان مفہوم جب کسی اُردو لفظ میں نہیں آسکا تو وہی قرآنی کلام نقل کر کے ترجمہ پڑھنے والوں کو شانِ الوہیت کے متعلق بے ادبی وغلط فہمی سے بچالیا اور دونوں جگہ اس کے آگے ''جیسا اس کی شان کے لائق ہے'' لکھ کر شان الوہیت کو اور دلنشین کر دیا۔ اس کے برعکس باقی تراجم میں اُردو عربی کے اندازِ کلام' حفظ مراتب وشانِ الوہیت' سب کچھ نظرانداز کر کے ایسے عامیانہ طریقہ و بازاری قسم کے الفاظ میں اللہ عزوجل کا چال چلنا' داؤ کرنا' مکر کرنا' دغا دینا' فریب دینا' ہنسی مذاق اور دل لگی کرنا بلا جھجک اور بے دھڑک لکھ دیا گیا ہے بلکہ عکسی حمائل شریف مترجم (مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور) میں پہلی آیت کے تحت مولوی محمود الحسن کے مذکورہ ترجمہ کے حاشیہ پر معاذ اللہ خدا تعالیٰ کی ہنسی کرنے پر مزید لکھا ہے کہ ''ہنسی اور تمسخر

کا انتساب ذات باری کی طرف بائبل (انجیل) میں بھی ہے۔ میں تمہاری پریشانیوں پر ہنسوں گا اور جب تم پر دہشت غالب ہوگی میں ٹھٹھے ماروں گا'' بلفظہٖ ''ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ'' یک نہ شد دو شد۔ ایک تو پہلے ترجمہ غلط دوسرا تحریف شدہ بائبل کے بالکل بازاری و عامیانہ ترجمہ سے تائید' تیسرا خدا تعالیٰ کا اپنی مخلوق کی پریشانی پر ہنسنا اور ان کے دہشت زدہ ہونے پر ٹھٹھے مارنا یہ کلام خداوندی کا ترجمہ ہے یا کوئی ناول نویسی و افسانہ نگاری۔ ایسی باتیں تو ایک عام متقی و شریف آدمی کے اخلاق سے بھی بعید ہیں۔ چہ جائیکہ خدا تعالیٰ ہی کی طرف ان کو منسوب کر دیا جائے اور وہ بھی ترجمہ قرآن کے نام پر۔ علاوہ ازیں مذکورہ تراجم میں یہ تأثر دینا کہ خدا تعالیٰ بھول جاتا ہے۔ بھلا دیتا ہے اور واقعہ کے وقوع سے پہلے نہ اسے معلوم ہے' نہ وہ جانتا ہے' نہ دیکھتا ہے۔ کس قدر شانِ الوہیت کی تنقیص و بے ادبی ہے اور چھٹی آیت کے ترجمہ میں خدا تعالیٰ کا عرش و تخت پر قرار پکڑنا' تخت پر بیٹھنا' قائم ہونا اور چڑھنا بھی شان الوہیت کے کتنا مخالف ہے ہر مسلمان و اہل علم جانتا ہے کہ ایسی حرکات جسم سے متعلق ہوتی ہیں اور ذات باری تعالیٰ جسم سے پاک ہے۔ الغرض یہ ہے کہ ''کنزالایمان'' و دیگر تراجم میں فرق و موازنہ کا مختصر نمونہ جس کی اور متعدد مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں ہم نے اختصار کی بناء پر ''کنزالایمان'' کے بالمقابل دو چار مشہور تراجم و مکاتب فکر کا ذکر کیا ہے۔ ورنہ ''کنزالایمان'' کے علاوہ اُردو کے تقریباً سبھی تراجم میں اسی طرح شان الوہیت سے لاپرواہی و بے احتیاطی کی گئی ہے اور انہی غیر ذمہ دارانہ تراجم کی آڑ میں دشمنانِ اسلام نے ''ستھیارتھ پرکاش'' وغیرہ کتب میں خدا تعالیٰ اور اسلام و پیغمبر اسلام صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف ہرزہ سرائی کی ہے مگر تعجب ہے کہ تراجم کی آڑ میں شان الوہیت کے خلاف یہ سب کچھ لکھنے چھاپنے اور دشمنانِ اسلام کو غلط مواد مہیا کرنے کے باوجود یہ

لوگ پھر بھی اہل توحید و موحد کہلائیں اور شانِ الوہیت کے دفاع کا ضامن ''کنزالایمان'' قابل ضبطی قرار پائے اور خاک بدہن ناپاک ''کنزالایمان والوں کو بدعتی ومشرکین سمجھا جائے۔'' تیسری آیت کے تحت ''کنزالایمان'' میں شانِ الوہیت کے دفاع کا یہ پہلو بھی ملاحظہ ہو کہ ''بے شک منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں'' یعنی اللہ کی شان تو یہ ہے کہ نہ اسے کوئی دھوکہ فریب دے سکتا ہے نہ وہ کسی کے دھوکہ فریب میں آ سکتا ہے۔ یہ تو منافقین کا محض اپنا ناپاک گمان تھا کہ ''وہ اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں'' سبحان اللہ۔ کیا کسی موحد کے ترجمہ میں بھی اتنی احتیاط و باریک بینی اور عقیدہ توحید کی ایسی رعایت پائی جاتی ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ یہ شرف واعزاز اور بہتری وخوبی اور لفظ و معنی کے موقع محل کی پہچان ''کنزالایمان'' کا حصہ ہے۔

ناموسِ رسالت وعصمتِ نبوت: (پہلی آیت) "عصی ادم ربه فغوی"

(پ۱٦، رکوع ۱٦، سورہ طٰہٰ، آیت ۱۲۱)

☆ ''آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور راہ راست سے بھٹک گیا''

(مودودی، ثناءاللہ امرتسری)

☆ ''اور حکم ٹالا آدم نے اپنے رب کا پھر راہ سے بہکا'' (محمود الحسن)

☆ ''اور نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی پس گمراہ ہوگیا''

(ترجمہ مطبوعہ صحیفہ اہلحدیث کراچی)

☆ اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا اس کی راہ نہ پائی۔'' (کنزالایمان)

دوسری آیت: "لیغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر"

(پ۲٦، رکوع ۹، سورہ الفتح، آیت ۲)

☆ ''معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے''

(محمود الحسن' ثناء اللہ' وحید الزمان)

☆ ''تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دے'' (اشرف تھانوی)

☆ ''تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے۔ تمھارے (امت کے) اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے'' (کنز الایمان)

تیسری آیت: ''ووجدك ضالاً فهدیٰ''

(پ ۳۰' رکوع ۱۸' سورہ الضحیٰ' آیت ۷)

☆ ''اور تمہیں ناواقف راہ پایا اور پھر ہدایت بخشی'' (مودودی)

☆ ''اور پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ سجھائی'' (محمود الحسن)

☆ ''پہلے آپ دین حق سے بے خبر تھے'' (حاشیہ مطبوعہ غلام علی)

☆ ''اور تمہیں گم کردہ راہ پایا تو تمہیں ہدایت کی'' (مرزا حیرت غیر مقلد)

☆ ''اور اس نے تجھ کو بھولا بھٹکا پایا پھر راہ پر لگا دیا'' (وحید الزمان)

☆ ''اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی'' (کنز الایمان)

موازنہ: پہلی آیت کے تحت حضرت آدم خلیفۃ اللہ صفی اللہ اور دوسری آیت کے تحت خود حضرت محمد رسول اللہ' حبیب اللہ (علیہما الصلوۃ والسلام) کی معصوم و مقدس ذات پر نام نہاد تراجم میں معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ بہکا' بھولا' بھٹکا' نافرمان' بے خبر و ناواقف اور گمراہ و اگلے پچھلے گناہوں اور خطاؤں کے الفاظ کا کس بیدردی و بے باکی کے ساتھ اطلاق کیا گیا ہے اور یہی نہیں جہاں جہاں بھی اس قسم کے مواقع آئے ہیں۔ نام نہاد تراجم نے موقع (محل) حفظ مراتب اور شانِ الوہیت و ناموس رسالت کو نظر انداز کر کے اسی طرح

بے احتیاطی ولا پرواہی برتی ہے۔سوال یہ ہے کہ کیا مذکورہ تراجم شان الوہیت ومنصب نبوت کے منافی نہیں ہیں؟ کیا اس سے بہتر اور متبادل الفاظ نہیں مل سکتے ؟ کیا مفسرین نے ان نازک مقامات پر بہتر پہلو پیش نہیں کیے؟ پھر اس قدر عامیانہ وگھٹیا الفاظ کے استعمال کا کیا جواز ہے؟اس مقام پر ہم شانِ الوہیت وناموس رسالت کا لحاظ کریں یا غلط کار مترجمین کی ''شخصیت'' کو ترجیح دے کر شانِ الوہیت وناموس رسالت سے آنکھیں بند کردیں؟ ظاہر ہے کہ غلط تراجم ومترجمین کو نظرانداز کیا جاسکتا ہے نہ کہ شانِ الوہیت و شانِ رسالت یہ قابل ضبط ولائق مذمت غلط تراجم ہیں نہ کہ ''کنزالایمان'' جس نے ہر موقع پر شانِ الوہیت وناموسِ رسالت کا تحفظ ودفاع کیا ہے۔

الغرض ہم نے بالاختصار دوعنوانات کے تحت تراجم کا جو موازنہ پیش کیا ہے اس سے پورے ترجمہ قرآن کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ دیکھئے غلط تراجم کے بالمقابل ان آیات میں ''کنزالایمان'' نے قلم کو حدادب میں رکھ کر کس طرح عصمت نبوت کا تحفظ کر کے یہ ثابت کردیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء وخلفاء (علیہم السلام) اعلان نبوت سے قبل وبعد صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔

مزید تفصیل کے لیے

☆ رسالہ ''موازنہ تراجم قرآن'' حاجی نواب دین صاحب

☆ اور کتاب ''توضیح البیان لخزائن العرفان''

☆ اور ''ترجموں کی غلطیاں''

مکتبہ ''رضائے مصطفیٰ'' گوجرانوالہ سے طلب کریں۔

========

مجدد ملت کی جامع شخصیت

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی شخصیت علم وعمل کا عظیم مجموعہ اور تحقیق وصحت عقیدہ کی کسوٹی تھی۔ آپ کو وصال فرمائے ۹۰ سال ہو چکے ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کی خداداد عظمت وقبولیت میں کسی کمی کی بجائے بحمدہٖ تعالیٰ معتدبہ اضافہ ہوا ہے اور آپ کی ذات گرامی دن بدن متعارف واُجاگر ہوتی جارہی ہے۔ سوادِ اعظم اہلسنّت و جماعت کی نشر و اشاعت میں کمی و عدم دلچسپی کے باعث اگرچہ آپ کی بکثرت تصانیف زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر نہیں آسکیں اور آپ کا کماحقہ تعارف نہیں کرایا جاسکا لیکن پھر بھی ماشاء اللہ آپ کی خدمات اپنا رنگ لائے بغیر نہیں رہ سکیں۔ آپ کی جامعیت و عالمگیر عظمت وقبولیت کا اس بات سے بھی اندازہ ہوسکتا ہے کہ عرب، عجم اور پاک و ہند میں اہلسنّت کے مسلک ومعمولات پر کاربند کوئی بھی صحیح العقیدہ سنی عالم وعامی شخص چاہے وہ کسی جگہ کا رہنے والا، مذاہب اربعہ میں سے کسی مذہب کا مقلد اور سلاسل طریقت میں سے کسی ایک کا پیروکار، کسی دارالعلوم کا فارغ التحصیل ہو۔ وہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہو کر بریلوی کہلاتا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے بحیثیت مجدد ملت اہلسنّت کے اصول وفروع کی تحقیق وتبلیغ کے ساتھ یوں تو ہر بدعقیدہ وگستاخ اور مخالف اہلسنّت کا محاسبہ فرمایا ہے اور اسے افراط وتفریط سے روکا ہے لیکن جہاں تک نجد ودیوبند کی تحریک کا تعلق ہے، اس پر آپ نے بالخصوص توجہ مبذول فرمائی کیونکہ یہ تحریک اپنی مخصوص ذہنیت کے لحاظ سے سب سے زیادہ مضر تھی اور اس کی دورنگی وتضاد اور ظاہری خدوخال کی بنا پر عوام کا اس کو پہچاننا اور اپنے آپ کو اس کے شر سے بچانا بہت دشوار تھا چنانچہ یہ آپ ہی کا فیضان ہے کہ لوگ بڑی حد تک اس تحریک سے خبردار ہوگئے ہیں۔ ورنہ اس تحریک کا حملہ اہلسنّت و جماعت پر

سب سے زیادہ خطرناک تھا اور اس سے بچنا عوام کے بس کا روگ نہ تھا۔

اعلیٰ حضرت اپنے کمال تقویٰ و دیانت کے باعث اگر چہ مروجہ دنیوی سیاست کو اپنا کر عام سیاسی لیڈروں کی طرح بطور ایک سیاسی لیڈر کے مشہور نہیں ہوئے لیکن جہاں تک صحیح و خالص اسلامی سیاست کا تعلق ہے اس میں آپ کا پایہ بہت بلند تھا اور حالات پر آپ کی گہری نظر تھی ۔ چنانچہ یہ آپ کا کمال تدبر و سیاست اور بصیرت اور فراست تھی کہ جب پاکستان کے داعی و مسلم لیگ کے چوٹی کے لیڈر خود کانگرس میں شامل تھے۔ اعلیٰ حضرت کا قلم اس وقت بھی گاندھی کی آندھی و کانگرس کے فریب ومکر اور اسلام و مسلمان دشمنی سے ملت اسلامیہ کو خبردار کرر ہا تھا چنانچہ اس کے ثبوت میں "الحجة المؤتمنه" وغیرہ رسائل واعلیٰ حضرت کے مضامین کو ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ آپ کی اسی تبلیغ کی برکت تھی کہ آہستہ آہستہ لوگوں کی آنکھیں کھل گئیں اور وہ ایک ایک کر کے کانگرس سے علیحدہ ہونے شروع ہو گئے تا آنکہ پاکستان کا قیام عمل میں آ گیا۔

کانگرس کی طرح آپ انگریز و نصاریٰ کے عزائم و مقاصد سے بھی بے خبر نہیں تھے اور نصرانی تہذیب وانگریزی فیشن و روایات کا مسلسل ردّ فرما کر مسلمانوں کو تہذیب افرنگ کے حملہ سے بچانے کیلئے مسلسل سعی فرما کر ملت اسلامیہ میں عشق محمدی و ایمانی غیرت کی روح پھونک رہے تھے حالانکہ وہابیت کا ایک گروہ ندوی وشبلی حضرات کا ٹولہ انگریز کی مدح سرائی و مبالغہ آرائی کا اس طرح مظاہرہ کرر ہا تھا کہ معاذ اللہ "مسلمانوں پر انگریزی حکومت کی اطاعت و وفاداری مذہباً فرض ہے"۔ (شبلی نامہ ص ۲۴۵)

۱۳۱۸ھ میں جب ندویوں نے انگریزی حکومت کی تعریف میں یہ الفاظ کہے کہ "گورنمنٹ انگریزی کا معاملہ خدا کے معاملوں کا پورا نمونہ ہے" تو اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے پٹنہ عظیم آباد کے جلسۂ عام میں ان کا ردّ کرتے ہوئے فرمایا "ندوہ تمام بے دینوں گمراہوں سے اتحاد فرض کرتی ہے اور کہتی ہے کہ گورنمنٹ انگریزی کا معاملہ خدا

کے معاملوں کا پورا نمونہ ہے۔ یہ کلمات اور ان کے امثال خرافات سب صریح وشدید نکال عظیم وبال وموجب غضب ذوالجلال ہیں''۔(حیات اعلیٰ حضرت ص ۱۲۷)

ظالم برطانیہ کے خلاف آپ کے جذبہ وغیرت کا یہ عالم تھا کہ انگریزی حکومت کا نہایت حقیر فائدہ واعانت بھی آپ کو ناگوار تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے اپنے ایک مخلص حاجی علاؤالدین صاحب سے فرمایا کہ'' آپ کے جو خطوط آتے ہیں' ان میں ٹکٹ زیادہ لگے ہوتے ہیں حالانکہ (دو پیسہ) میں لفافہ آتا ہے''۔ حاجی صاحب نے کہا کہ'' ٹکٹ تو عام لوگوں کے خطوط میں جاتے ہیں''۔ فرمایا کہ'' بلاوجہ نصاریٰ کو روپیہ پہنچانا کیسا؟'' حاجی صاحب نے تسلیم کیا اور (زائد ٹکٹ لگانا) چھوڑنے کا وعدہ کیا۔(حیات اعلیٰ حضرت ص ۱۴۰)

یہ ہے اعلیٰ حضرت کے تدبر وسیاست' غیرت ایمانی وانگریز دشمنی' بالغ النظری اور قومی ہمدردی وخیر خواہی کا مختصر بیان۔ اس کے بالمقابل جہاں تک ''نجد و دیوبند'' کے لیڈروں کا تعلق ہے اُن کے عقائد کے علاوہ اُن کا کردار وسیاسی نظریات بھی اسلام واہل اسلام کیلئے ہمیشہ ضرر رسان وفتنہ وخلفشار کا باعث ثابت ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ جب انگریز کا منحوس قدم ہندوستان میں آیا تو دیوبندی' وہابی رہنماؤں نے واشگاف الفاظ میں انگریزی حکومت کی تائید وحمایت کی اور اسی ظالم حکومت کی مرضی کے مطابق اس کے ناپاک مقاصد کی تکمیل کیلئے سکھوں اور پٹھانوں سے لڑائی لڑی اور جب انگریز کے ہندوستان سے خروج وقیام پاکستان کا مرحلہ پیش آیا تو جمعیت العلماء دیوبند نے کانگرس کا آلہ کار اور گاندھی و نہرو کا ہمنوا ہو کر پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور سکھوں' ہندوؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اس ماحول میں اعلیٰ حضرت مجدد ملت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے مسلک کے پیروکار سنی بریلوی علماء ومشائخ ہی کا یہ کام تھا' جنہوں نے آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس میں ڈنکے کی چوٹ مسلم لیگ کی حمایت کا اعلان فرمایا' پاکستان کیلئے ماحول کو سازگار کیا اور ان کانگرسی ملاؤں کے عزائم کو ناکام بنادیا' جو انتہائی غرور وبدمستی کے عالم میں سنا رہے تھے کہ

اب تک کسی ماں نے ایسا بچہ جنا نہیں جو پاکستان کی "پ" بھی بنا سکے"۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ایمانی فراست وسیاسی بصیرت

۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ کو مجدد ملت امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے اس دنیائے ظاہر سے پردہ فرمایا۔ گویا آپ کے وصال کو ۹۰ برس کا عرصہ ہو چکا ہے لیکن اس طویل مدت وصال کے باوجود اعلیٰ حضرت کا نام اور پیغام اسی طرح زندہ وتابندہ ہے اور بریلی کی سرزمین پر ۹۰ برس قبل آپ نے حفاظت دین وعشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جو نعرہ بلند فرمایا تھا آج بھی دنیا اس نعرہ حق سے پوری طرح گونج رہی ہے۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است برجریدۂ عالم دوام ما

اس صدی کے مجدد برحق کو قدرت نے نہایت نازک ماحول میں تجدید دین کیلئے منتخب کیا اور حفاظت دین وتحفظ ناموس رسالت کا فریضہ آپ کو سپرد فرمایا۔ جسے آپ نے پوری ذمہ داری کے ساتھ نبھایا اور دنیا کے گوشے گوشے میں حق وصداقت کا پیغام پہنچایا۔ ماحول کی ناسازگاری و حالات کی ناخوشگواری کے باوجود آپ نے فیضان نبوت و جذبۂ عشق رسالت سے سرشار ہو کر حق کا پرچم بلند کیا اور پوری پامردی کے ساتھ آخر دم تک باطل کا مقابلہ کیا' اسلام وپیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے کھلے اور چھپے ہوئے دشمنوں کے منہ میں لگام دی اور بھولے بھالے مسلمانوں کو ان کے گندے عقائد وناپاک عزائم سے خبردار فرمایا۔

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو! جاگتے رہیو' چورو ں کی رکھوالی ہے

انگریز کی سازش: اعلیٰ حضرت مجدد ملت کو جن فتنوں کی سرکوبی کیلئے منتخب کیا گیا۔ یہ فتنے عموماً انگریزی سازش کی پیداوار تھے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ انگریز حکومت نے اس حقیقت کو جان لیا تھا کہ بے سروسامانی اور بظاہر کمزوری و اقتدار سے محرومی کے باوجود جب تک مسلمان کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت و نیازمندی ہے' اس وقت تک اس پر تسلط جمانا آسان نہیں۔ چنانچہ سفید فام و سیاہ دل انگریز نے اس صورتحال سے نپٹنے کیلئے بقول اقبالؔ یہ سازش تیار کی کہ:

؎ یہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں کبھی
روح محمد اس کے بدن سے نکال دو
فکر عرب کو دے کے فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

پھر اس سازش کو عملی جامہ پہنانے اور مسلمان کے دل سے روح محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نکالنے کیلئے نام نہاد مسلمانوں ہی سے دو گروہ تیار کئے گئے۔ ایک انگریزی شکل وصورت کا ماڈرن طبقہ اور دوسرا مولویانہ وضع قطع کا بے ادب ٹولہ۔

ماڈرن طبقہ نے دعویٰ اسلام کے باوجود انگریزی سازش کے تحت غلامان محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محمدی صورت' محمدی سیرت' محمدی لباس اور محمدی معاشرت کو بگاڑنے اور انگریزی فیشن کا رنگ چڑھانے کی کوشش کی اور لڑکیوں کی بے پردگی اور سکولوں کالجوں میں انہیں انگریزی تعلیم دلانے کی تحریک چلائی۔

بے ادب ٹولہ نے انگریزی سازش کے تحت اپنی مولویانہ وضع قطع سے قوم کو فریب دیا اور توحید کا نعرہ لگا کر محبوبان خدا کی توہین وتنقیص کا مشغلہ اختیار کیا اور عاشقان

مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نورانی عقائد و پاکیزہ جذبات کو پامال کرنا چاہا۔ اعلیٰ حضرت مجدد ملت قدس سرہٗ نے اپنی ایمانی فراست وسیاسی بصیرت سے جب اس سازشی پروگرام کا مشاہدہ کیا اور اس کے خطرناک نتائج وعواقب کا اندازہ فرمایا تو آپ حفاظت دین وتحفظ ناموسِ رسالت کی خاطر انگریز اور اس کے آلہ کاروں کے مقابلہ میں سینہ سپر ہوئے۔

؎ گو لاکھ زمانہ دشمن ہو حالات بھی خوش اطوار نہ ہوں
باطل سے ٹکرانے والے باطل سے ٹکراتے ہیں

ماڈرن طبقہ نے اسلامی روایات کو مسخ کرنے اور ''فکر عرب'' کو فرنگی ''تخیل'' دینے کی جو کوشش کی تھی مجدد ملت نے اس کے مقابلہ میں اتباع سنت کا درس دیا اور احیاء سنت کی تحریک شروع فرمائی اور ماڈرن طبقہ کی مغرب زدگی وفیشن پرستی کا محاسبہ کرتے ہوئے اپنے متفرق فتاویٰ اور مستقل رسائل میں ﴿﴾ انگریزی لباس پہننے' عورتوں کے بے پردہ ہونے ﴿﴾ انگریزی تعلیم کے مطابق لڑکیوں کو لکھنا سکھانے' تصویری مشغلہ اختیار کرنے' گانے بجانے' انگریزی طریقہ سے کھانے پینے' حلال وحرام کی تمیز نہ کرنے وغیرہ انگریزی نشست و برخاست اور انگریزی طور طریقوں کی سخت مذمت وقباحت بیان فرمائی اور جو لوگ انگریز کی قصیدہ خوانی کرتے ہوئے یہاں تک کہہ رہے تھے کہ ''مسلمانوں پر انگریزی حکومت کی اطاعت و وفاداری مذہباً فرض ہے اور گورنمنٹ انگریزی کا معاملہ خدا کے معاملوں کا پورا نمونہ ہے''۔

اعلیٰ حضرت مجدد و ملت نے پٹنہ عظیم آباد کے جلسہ عام میں انہیں ڈانٹتے ہوئے فرمایا ''ندوہ تمام بے دینوں گمراہوں سے اتحاد فرض کرتی ہے اور کہتی ہے کہ گورنمنٹ انگریزی کا معاملہ خدا کے معاملوں کا پورا نمونہ ہے۔ یہ کلمات اور ان کے امثال خرافات سب صریح وشدید نکال عظیم وبال وموجب غضب ذوالجلال ہیں''۔

(حیات اعلیٰ حضرت ص ۱۲۷)

بے ادب ٹولہ نے انگریزی سازش کے تحت مولویانہ وضع قطع کے ساتھ مذہبی رنگ میں مسلمانوں کو بہکانے اوران کے دل سے تعظیم مصطفوی وروح محمدی (ﷺ) نکالنے کیلئے انکارعظمت رسالت' انکارسنت اورانکارختم نبوت کی مہم چلائی اور ہراس چیز کو شرک وبدعت قراردینے کی کوشش کی' جس سے بارگاہ رسالت وخدام بارگاہ کی یادتازہ ہوتی اورمحبت وعظمت کا مظاہرہ ہوتا۔ان لوگوں کی سرکشی وبدباطنی یہاں تک پہنچ گئی کہ انہوں نے نعرۂ رسالت کومشرکانہ نعرہ اورمحفل میلاد کومشرکوں کی علامت قراردیا' نماز میں رسول اللہ ﷺ کا خیال بیل اورگدھے کی صورت میں استغراق سے بدتر بتایا' روضہ نبوی (ﷺ) کی زیارت کی نیت سے سفرکوشرک ومعصیت ٹھہرایا' آپ کے علم غیب شریف سے شیطان کے علم کووسیع لکھا بلکہ اسے بچوں' پاگلوں اور جانوروں کے علم سے ملادیا۔ **والعیاذ باللّٰہ تعالیٰ**

چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مجددانہ شان ومحققانہ انداز سے اس گستاخ طائفہ کا محاسبہ کرکے اُمت مصطفوی کوان کے شرسے محفوظ فرمادیا' پھر جب اسی طائفہ نے گاندھی کی سیاسی ''بیعت'' کی تواعلیٰ حضرت نے پھران کانگریسی مولویوں کا تعاقب کیااوردوقومی نظریہ پیش فرما کرقیام پاکستان کی راہ ہموارکی۔فجزاہ اللہ تعالیٰ خیرالجزاء

========

احمد رضا کے فیض کا در ہے کھلا ہوا

اعلیٰ حضرت کے تحقیقی وشرعی فتاویٰ مبارکہ

سنیو! فیض رضا سے اپنے عقیدہ وعمل کی اصلاح کرو

بد مذہبوں صلحکلیوں سے اجتناب: ''بد مذہبوں سے میل جول آگ ہے اوراس بڑی آگ کی طرف کھینچ کرلے جانے والا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے''**وَاِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ**۔اگر تجھے شیطان بھلادے تو یاد آنے پر پاس نہ بیٹھ ظالموں کے''۔(پ۷ع۱۴)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے''**وَلَا تَرْكَنُوْآ اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ** ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمہیں آگ چھوئے گی''۔(پ۱۲،ع۱۰)(الدلائل القاہرہ)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اپنے شہرۂ آفاق کلام حدائق بخشش میں فرماتے ہیں:

دشمن احمد پہ شدت کیجئے......ملحدوں کی کیا مروّت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب......اُس برے مذہب پہ لعنت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل......یارسول اللہ کی کثرت کیجئے

حکم نماز: ''وہ (تارک نماز جو پنجگانہ نماز کی پابندی نہ کرے) فاسق، فاجر مرتکب کبیرہ ہے۔آئمہ ثلاثہ مالک وشافعی اور احمد (رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں''اسے (منجانب حکومت) قتل کیا جائے''۔ہمارے آئمہ احناف (رضی اللہ عنہم) کے نزدیک اسے دائم الحبس (عمر قید) کریں یہاں تک کہ توبہ کرے(اور پنجگانہ نماز کی پابندی کرے)

یا قید میں مرجائے۔امام محبوبی وغیرہ مشائخ حنفیہ فرماتے ہیں ''اتنا ماریں کہ خون بہادیں پھر قید کریں''۔(فتاویٰ رضویہ جلد دوم،ص ۱۷۱)

بے نمازو! کیا غضب کرتے ہو تم
حق تعالیٰ سے نہیں ڈرتے ہو تم

آداب جماعت: پانچوں وقت کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ واجب ہے۔ ایک وقت کا بھی بلا عذر ترک گناہ ہے۔حدیث پاک میں ہے ''ظلم اور کفر اور نفاق سے ہے یہ بات کہ آدمی اللہ کے منادی یعنی مؤذن کو پکارتا سنے اور حاضر نہ ہو'' اگر بلا وجہ شرعی جماعت ترک کرتا ہے تو سخت گنہگار فاسق ہے۔اس پر توبہ واجب ہے۔
(فتاویٰ رضویہ جلد سوم،ص:۳۴۸،۳۷۲)

چادر اوڑھنے کا طریقہ: ابونعیم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ''**لا ینظر اللّٰہ الی قوم لا یجعلون عمائمھم تحت ردائھم**'' یعنی **فی الصلوٰۃ**۔اللہ تعالیٰ اس قوم کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو نماز میں اپنے عمامے اپنی چادروں کے نیچے نہیں کرتے۔(یعنی بحالت نماز) چادر،عمامہ اور سر پر رکھ کر اوڑھنا اور ''بکل'' مارنا چاہیئے۔چادر کاندھے پر نہیں رہنی چاہیئے تاکہ نظر رحمت سے محروم نہ ہو اور نماز میں کراہت نہ آئے۔علاوہ ازیں چادر اوڑھنے کی صورت میں منہ کھلا رہنا چاہیئے چادر سے منہ ڈھانپنا نہ چاہیئے۔(فتاویٰ رضویہ جلد سوم)

پاؤں کی انگلیاں: سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب اور دسوں کا قبلہ رو ہونا سنت۔(فتاویٰ رضویہ)

ریل میں نماز: ''فرض اور واجب جیسے وتر اور ملحق بہ جیسے سنت فجر چلتی ریل (اور بس) میں نہیں ہو سکتے۔ اگر ریل نہ ٹھہرے اور وقت نکلتا دیکھے پڑھ لے پھر بعد استقرار اعادہ کرے۔ جہاں منع من جہتہ العباد ہو ایسے منع کی حالت میں حکم وہی ہے کہ نماز پڑھ لے اور بعد زوال مانع اعادہ کرے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم)

انگریزی لباس: انگریزی وضع کے کپڑے پہننا حرام' سخت حرام' اشد حرام۔ انہیں پہن کر نماز مکروہ تحریمی' واجب الاعادہ ہے۔

انگریزی بودا' انگریزی ٹوپی (ہیٹ) نیکر، پتلون سے بچنا واجب اور ارتکاب گناہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۳،۴)

عمامہ: حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت متواترہ ہے۔ عمامہ کی فضیلت میں احادیث کثیرہ وارد ہیں۔ ﴿۱﴾ عمامے اختیار کرو وہ فرشتوں کے شعار ہیں۔ ﴿۲﴾ عمامے مسلمان کا وقار اور عرب کی عزت ہیں۔ ﴿۳﴾ عمامے مسلمانوں کا تاج ہیں۔ ﴿۴﴾ عمامہ کے ساتھ ایک نماز بے عمامہ کی پچیس نمازوں کے برابر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ستر جمعوں کے برابر ہے''۔ (فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۷۷)

تصویر کی حرمت: ''حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی روح کی تصویر بنانا، بنوانا، اعزازاً اپنے پاس رکھنا سب حرام فرمایا اور اس پر سخت سخت وعیدیں ارشاد کیں اور ان کے دور کرنے کا حکم دیا۔ یہ تمام احادیث (جن میں تصویر کی حرمت وممانعت کا بیان ہے) عام شامل محیط کامل ہیں جن میں اصلاً کسی تصویر کسی طریقے کی تخصیص نہیں''۔ (لہٰذا تصویر کا ہر طریقہ کیمرہ' ویڈیو وغیرہ اور ہر تصویر حرام ہے) (شفاء الوالہ)

مسئلہ صلعم: حضور اقدس ﷺ کے نام اقدس کے ساتھ ﷺ کی جگہ کوئی صلعم لکھتا ہے کوئی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بدلے ''عم'' ایک ذرہ سیاہی یا ایک انگلی کاغذ یا ایک سیکنڈ وقت بچانے کیلئے کیسی کیسی عظیم برکات سے دور پڑتے اور محرومی و بے نصیبی کا ڈانڈا پکڑتے ہیں۔ صحابہ واولیاء رضی اللہ عنہم نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ کی جگہ ''رض'' لکھنے کو علماء کرام نے مکروہ و باعث محرومی بتایا۔ یونہی قدس سرہٗ یا رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ ''ق'' یا ''رح'' لکھنا حماقت وحرمان برکت ہے۔ ایسی باتوں سے احتراز کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ (فتاویٰ رضویہ)

لڑکیوں کا لکھنا ممنوع: ''لڑکی کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ نعمت الٰہیہ جانے۔ سینا، پرونا، کاتنا، کھانا پکانا سکھائے، سورۃ نور کی تعلیم دے۔ لکھنا ہرگز نہ سکھائے کہ احتمال فتنہ ہے''۔ (مشعلۃ الارشاد الیٰ حقوق الاولاد)

''عورتوں کو لکھنا سکھانا شرعاً ممنوع وسنت نصاریٰ و فتح باب ہزاراں فتنہ اور مستان سرشار کے ہاتھ میں تلوار دینا ہے، جس کے مفاسد شدیدہ پر تجارب عدیدہ شاہد عدل متعدد حدیثیں اس کی ممانعت میں وارد ہیں''۔ (فتاویٰ ممانعت کتابت زناں)

گھڑی کا چین: چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ کی ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی مرد کو پہننا جائز ہے اور دوسری انگوٹھیاں یا کئی نگ کی ایک انگوٹھی یا ساڑھے چار ماشہ خواہ زائد چاندی کی اور سونے، کانسی، پیتل، لوہے، تانبے کی مطلقاً ناجائز ہیں۔ ﴿﴾ گھڑی کی زنجیر (چین) سونے چاندی کی مرد کو حرام اور دیگر دھاتوں کی ممنوع ہے اور جو چیزیں ممنوع کی گئی ہیں ان کو پہن کر نماز اور امامت مکروہ تحریمی ہیں۔ واللہ اعلم

(احکام شریعت حصہ دوم ص۸۱)

سونے چاندی کی زنجیر گھڑی میں لگا کر اس کو گلے میں پہننا یا کاج میں لٹکانا یا کلائی پر باندھنا منع ہے بلکہ دوسری دھات مثلاً تانبے پیتل، لوہے وغیرہ کی چینوں کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ ان دھاتوں کا بھی پہننا ناجائز ہے۔(بہار شریعت جلد ۱۶،ص ۵۱)

مسئلہ اقامت: ''کھڑے ہو کر تکبیر سننا مکروہ ہے۔ یہاں تک کہ علماء فرماتے ہیں کہ جو شخص مسجد میں آیا اور تکبیر ہو رہی ہے تو وہ اس کے تمام ہونے تک کھڑا نہ رہے بلکہ بیٹھ جائے۔ یہاں تک کہ مکبر ''حی علی الفلاح'' تک پہنچے اس وقت کھڑا ہو''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد دوم)

میز کرسی: ''کھانا کھاتے وقت جوتی اُتار لینا سنت ہے۔ اگر میز پر کھانا ہے اور یہ جوتا پہنے کرسی پر، تو یہ وضع خاص نصاریٰ کی ہے اس سے دور بھاگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد یاد کرے کہ ''جو کسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہیں میں سے ہے''۔

(فتاویٰ افریقہ ص ۳۸)

جب میز کرسی پر کھانے کا یہ مسئلہ ہے تو کھڑے ہو کر جوتے سمیت کھانے میں تو زیادہ قباحت ہے۔

خبردار! مسئلہ بیعت: ''پیرومرشد کیلئے چار شرطیں ہیں۔

- شیخ کا سلسلہ (شجرہ) باتصال صحیح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہو
- سنی صحیح العقیدہ ہو (گستاخ، بدمذہب، گمراہ نہ ہو)
- عالم دین ہو (جاہل وخلاف شرع نہ ہو)
- فاسق معلن نہ ہو (متقی و پابند شریعت ہو)''۔(فتاویٰ افریقہ ص:۱۳۲)

پیر سے پردہ: پردہ کے باب میں پیر وغیر پیر، ہر اجنبی (غیر محرم) کا حکم یکساں ہے۔ عورت کا چہرہ کھول کر سامنے آنا منع ہے''۔ (فتاویٰ افریقہ)

سجدہ تعظیمی: ''سجدہ تحیت ایسا سخت حرام ہے کہ مشابہ کفر ہے۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ) جب خود حضور اقدس ﷺ کیلئے سجدہ تحیت کا یہ حکم ہے پھر اوروں کا کیا ذکر''۔ (الزبدۃ الزکیہ لتحریم سجدۃ التحیۃ)

مزامیر: ''باجوں کی حرمت میں احادیث کثیرہ وارد ہیں۔ خالی قوالی (بغیر باجہ و تالی) جائز ہے اور مزامیر حرام، جو آئمہ طریقت اس درجہ احتیاط فرمائیں کہ تالی کی صورت کو ممنوع بتائیں وہ اور معاذ اللہ مزامیر کی تہمت کیسا خبط بے ربط ہے''۔ (احکام شریعت)

طعام میت: اہل میت کی طرف سے کھانے کی ضیافت تیار کرنا منع ہے کہ شرع نے ضیافت خوشی میں رکھی ہے نہ کہ غمی میں اور یہ بدعت شنیعہ ہے۔ ﴿﴾ غمی میں دعوت جائز نہیں کہ دعوت تو خوشی میں ہوتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۱۳۹)

داڑھی شریف کی مقدار: داڑھی منڈانا اور کتروانا حد شرع (ایک مشت) سے کم کرانا دونوں حرام و فسق ہیں اور اس کا فسق بالاعلان ہونا ظاہر کہ ایسوں کے منہ پر جلی قلم سے فاسق لکھا ہوتا ہے اور فاسق معلن کی امامت ممنوع و گناہ ہے...... فاسق کو افضل الاعمال نماز و مناجات بارگاہ بے نیاز میں اپنا امام بنانا سخت حماقت اور دین میں بے احتیاطی و جرأت ہے۔ ایسے کو امام بنانے والے گنہگار ہوں گے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ہرگز ہرگز اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں اگر ناواقفی میں پڑھ لی تو اعادہ کریں اور ایسے فاسق سے اذان و اقامت بھی نہ کہلوائیں، مساجد میں خطیب مقرر نہ کریں۔ امام و عالم

باعمل کو ترجیح دیں۔(فتاویٰ رضویہ حصہ سوم)

فنبکین: ''نیچے کے ہونٹ کے نیچے جو وسط میں ذرا سے بال چھوڑ کر ادھر ادھر منڈواتے ہیں۔عربی میں فنبکین، ہندی میں کوٹھے کہتے ہیں داخل ریش ہیں ولہٰذا امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہوا کہ جو کوئی انہیں منڈاتا اس کی گواہی ردفرماتے۔علماء نے تصریح فرمائی کہ کوٹھوں کا نتف یعنی اکھیڑنا بدعت ہے۔امیر المومنین عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے بھی ایسے شخص کی گواہی ردفرمائی''۔(فتاویٰ رضویہ جلد۱۰،صفحہ۱۱۳)

لاؤڈ اسپیکر: ''وجوب سجدہ کیلئے قاری جنس مکلّف ہونا **عند الاکثر وھوا الصحیح** اور مذہب اصح پر عاقل بلکہ ایک مذہب مصح پر بالفعل اہل ہوش سے بھی ہونا درکار ہے۔سماع صدا سماع معاد ہے اور فونوگراموں فون کی تو وضع ہی اعادہ سماع کیلئے ہوتی ہے۔لہٰذا ان سے ایجاب سجدہ نہیں''۔(الکشف شافیا،صفحہ۳۰۔۳۵)

معلوم ہوا: کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ممنوع وناروا ہے۔کیونکہ نماز میں قرأت فرض ہے اور تلاوت کیلئے قاری وامام کا مکلّف عاقل واہل ہوش ہونا اور اس کے منہ سے اس کی (یا نماز میں شامل مکبرین) کی اپنی اصلی آواز کا سنا جانا ضروری ہے اور ظاہر ہے کہ نہ لاؤڈ اسپیکر مکلّف عاقل اور اہل ہوش ہے اور نہ اس کی آواز امام کی خالص آواز ہے۔اس مسئلہ کی تفصیل کیلئے مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ سے اشتہار طلب کریں۔ہدیہ مع ڈاک خرچ ۱۴روپے

مسجد میں اذان: فقہ حنفی کی معتمد کتابوں میں مسجد کے اندرونی کمرہ (دالان وصحن کے) اندر اذان کو منع فرمایا اور مکروہ لکھا ہے۔(غنیۃ شرح مینہ ص ۳۷۷)

الا ذان انما یکون فی المئذنقه او خارج المسجد والا قامة فی

داخلہ اذان نہیں ہوتی مگر منارہ پر یا مسجد سے باہر اور تکبیر اندر۔

❁ مسجد کے اندر اذان کا ہونا آئمہ نے منع فرمایا اور مکروہ (تحریمی) لکھا ہے اور خلاف سنت ہے یہ نہ زمانہ اقدس میں تھا' نہ زمانہ خلفائے راشدین' نہ کسی صحابی کی خلافت میں' ہر شہر کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے شہر یا کم از کم اپنی اپنی مساجد میں اس سنت کو زندہ کریں اور سو سو شہیدوں کا ثواب لیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد دوم صفحہ ۳۲۱، ۲۶۳، ۳۶۵، ۳۷۱)

تائید اہلحدیث: مسجد کے اندر خطیب کے سامنے اذان دینا بدعت ہے۔ مسجد کے اندر خطیب کے بالکل قریب کھڑے ہو کر اذان کہنا بہرحال بدعت ہے۔ اگر لاؤڈ اسپیکر میں اذان کہنا ہو تو مائک کی تار لمبی کر کے باہر (خارج مسجد) اذان کہی جائے اور ایسا کرنا کوئی مشکل بھی نہیں کہ صرف چند گز تار کی مزید ضرورت ہے''۔

(ملخصاً۔ رسالہ الاعتصام لاہور، ۳ نومبر ۱۹۸۹ء)

نوائے اسلام: اہلحدیث کے ماہنامہ ''نوائے اسلام'' دہلی کا بھی فتویٰ ہے کہ ''اذان کا مسجد کے باہر (خارج مسجد) ہونا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ نیز آپ کے خلفاء رضی اللہ عنہم کی سنت ہے۔ ہاں مسجد کے اندر اذان دینے کی طرح نو ڈالنے والا اموی خلیفہ ہشام بن عبدالمالک ہے اور ہمارے لئے واجب اتباع سنت رسول اللہ ﷺ نہ کہ سنت ہشام۔ یاد رہے کہ لاؤڈ اسپیکر وغیرہ جیسے آلات کی موجودگی سے سنت رسول ﷺ پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ آپ کی شریعت وراء دائمی ہے''۔

(نوائے اسلام دہلی مارچ ۱۹۸۷ء ص ۴۳)

لمحہ فکریہ: دیگر کئی مسائل کی طرح ''مسجد میں اذان'' کے مسئلہ سے بھی بہت لوگ

بالخصوص امام وخطیب حضرات غافل ہیں۔کئی بیچاروں کو تو مسئلہ کی تحقیق وعلم ہی نہیں اور جن کو علم ہے الا ماشاء اللہ وہ بھی اتباع سنت اور کلمہ حق سے محروم ہیں اور عوام ورواج کی رو میں بہہ کر ترک سنت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔بالخصوص غیر مقلدین و دیوبندی حضرات کا اس ''بدعت'' میں مبتلا ہونا بڑی عجیب سی بات ہے کہ دوسروں کو بدعتی بناتے بناتے خود بدعتی بن گئے ہیں۔

دَف بازی: شادی میں بغرضِ اعلانِ نکاح صرف دف کی اجازت ہے۔علماء شرط لگاتے ہیں کہ قواعد موسیقی پر نہ بجایا جائے۔تال سُر کی رعایت نہ ہو نہ اس میں جھانج ہو ﴿۲﴾ پھر اس کا بجانا بھی مردوں کو عورتوں کی مشابہت کے باعث ہر طرح مکروہ ہے، نہ شرف والی بیبیوں کے مناسب بلکہ نابالغہ چھوٹی چھوٹی بچیاں یا لونڈیاں باندیاں بجائیں ﴿۳﴾ مگر حال زمانہ کے مناسب یہ ہے کہ مطلق بندش کی جائے۔(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰)

معلوم ہوا کہ قوالی و نعت خوانی و قصیدہ بردہ وغیرہ کے ساتھ دف بازی نہ ہو بلکہ اس کی بندش ہو۔

جرابوں پر مسح ''سوتی یا اونی موزے (جرابیں) جیسے ہمارے بلاد میں رائج ہیں ان پر مسح کسی کے نزدیک درست نہیں......ان پر مسح بالاتفاق ناجائز ہے''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد دوم، ص ۱۷)

===========

اعلیٰ حضرت کا عشق کامل و یقین محکم

(از: الحاج صاحبزادہ ابوالرضا محمد داؤد رضوی)

عاشق مصطفےٰ امام احمد رضا خاں محدث بریلوی رضی اللہ عنہ نے اپنے مقبول زمانہ شہرۂ آفاق سلام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جن اعضائے مبارکہ پر لاکھوں سلام کا نذرانہ پیش کیا ہے۔ ان میں زبان و دہن مبارک کی شان بیان کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں......اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا......چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

آپ کو کن کی کنجی والی زبان مبارک اور چشمہ علم و حکمت والے دہن مبارک سے نکلنے والے ارشادات و فرمودات پر کس قدر یقین محکم اور ایمان کامل تھا' اس کا اندازہ آپ درج ذیل واقعات سے لگا سکتے ہیں۔

جہاز نہیں ڈوبے گا: ایک بار چند حضرات آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کے پاس ایک کتاب بھی تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا ''یہ کون سی کتاب ہے؟'' انہوں نے عرض کیا'' حضور! اعمال تسخیر کے بارے میں''۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا ''میرے پاس ان عملیات کے ذخائر بھرے پڑے ہیں لیکن بحمد اللہ تعالیٰ آج تک کبھی اس طرف خیال بھی نہیں کیا۔ ہمیشہ ان دعاؤں پر جو احادیث میں ارشاد ہوئیں' عمل کیا میری تو تمام مشکلات انہیں سے حل ہوتی رہی ہیں۔

دوسری بار جب میں حرمین طیبین حاضر ہوا۔ واپسی میں تین دن طوفان شدید رہا

تھا۔اس کی تفصیل میں بہت طول ہے۔لوگوں نے کفن پہن لئے تھے۔حضرت والدہ ماجدہ کا اضطراب دیکھ کران کی تسکین کیلئے بے ساختہ میری زبان سے نکلا کہ آپ اطمینان رکھیں۔خدا کی قسم! یہ جہاز نہیں ڈوبے گا۔یہ قسم میں نے حدیث پاک ہی کے اطمینان پر کھائی تھی،جس میں کشتی پرسوار ہوتے وقت غرق سے حفاظت کی دعاارشاد ہوئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَ مُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْن وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○

لہٰذاحدیث پاک کے وعدۂ صادقہ پر مطمئن تھا پھر بھی قسم کے نکل جانے سے خود مجھے اندیشہ ہوا تو حضرت عزت کی طرف رجوع کی اور سرکار رسالت سے مدد مانگی۔الحمدللہ کہ وہ مخالف ہوا کہ تین دن سے بشدت چل رہی تھی،دوگھڑی میں موقوف ہوگئی اور جہاز نے نجات پائی۔(ملفوظات حصہ دوم)

کوئی چیز تکلیف نہ دے گی: ایک مرتبہ امام احمد رضا بریلوی ملک العلماء مولانا ظفرالدین بہاری (رضی اللہ عنہما) کے ہمراہ ایک دعوت پر تشریف لے گئے۔صاحب خانہ کی مالی حالت کمزور تھی اور انہوں نے صرف بڑے گوشت کے کباب تیار کر رکھے تھے۔واپسی پر مولانا ظفرالدین نے اعلیٰ حضرت سے عرض کی ''حضور! ڈاکٹر نے تو آپ کو بڑا گوشت کھانے سے منع کیا ہے لیکن آپ نے کباب کھا لئے''۔اعلیٰ حضرت نے فرمایا''مولانا! اگر میں نہ کھاتا تو غریب سنی کا دل ٹوٹ جاتا''۔معاً حدیث پاک یاد آگئی کہ سرکار دوعالم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا''جو شخص درج ذیل دعا بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم پڑھ کر کوئی چیز بھی کھائے گا وہ اسے تکلیف نہ دے گی۔لہٰذا یہی دعا پڑھ کر میں نے کباب کھالئے''۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ (درج ذیل) دعا پڑھ لے گا وہ اس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ

وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا"۔

امام احمد رضا کا یقین کامل دیکھئے فرماتے ہیں کہ "جن جن امراض کے مریضوں، جن جن بلاؤں کے مبتلاؤں کو دیکھ کر میں نے اسے پڑھا، بحمدہٖ تعالیٰ آج تک ان سب (مصیبتوں) سے محفوظ ہوں اور بعونہٖ تعالیٰ ہمیشہ محفوظ رہوں گا"۔

مرضِ طاعون: ایک بار بریلی شہر میں مرضِ طاعون شدت کے ساتھ پھیلا۔ انہی دنوں آپ کو شدت سے بخار ہوا اور کان کے پیچھے گلٹیاں نکل آئیں۔ آپ کے چھوٹے بھائی ایک طبیب کو لائے، طبیب نے یہ کیفیت دیکھ کر سات آٹھ مرتبہ کہا "یہ وہی ہے، وہی ہے یعنی طاعون"۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا "میں خوب جانتا ہوں کہ یہ بات غلط ہے۔ نہ مجھے طاعون ہے، نہ ہوگا کیونکہ میں اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی فرمودہ دُعا طاعون کے کئی بیماروں کو دیکھ کر پڑھ چکا ہوں"۔ رات کے آخری حصہ میں اچانک بے چینی بڑھی تو امام احمد رضا نے دعا کی: **اَللّٰھُمَّ صَدِّقِ الْحَبِیْبَ وَ کَذِّبِ الطَّبِیْبَ**۔ اے اللہ! اپنے پیارے حبیب (ﷺ) کی بات سچی کر دکھا اور طبیب کی بات جھوٹی بنا دے"۔ اتنے میں کسی نے دائیں کان کے قریب منہ کر کے کہا کہ "کالی مرچ اور مسواک استعمال کرو"۔ ان دونوں چیزوں کا استعمال کرنا تھا کہ کلی بھر خون آیا اور طبیعت بحال ہوگئی اور آپ نے طبیب کو پیغام بھجوا دیا کہ "آپ کا وہ طاعون دفعہ ہو گیا ہے"۔

ایک پہلو یہ بھی: امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "جن جن امراض کے مریضوں کو دیکھ کر میں نے اس دُعا کو پڑھا آج تک بحمدہٖ تعالیٰ ان سب سے محفوظ ہوں اور بعونہٖ تعالیٰ ہمیشہ محفوظ رہوں گا۔ البتہ ایک بار اسے پڑھنے کا مجھے افسوس ہے۔ مجھے نوعمری میں آشوب چشم اکثر ہو جاتا بوجہ حدت مزاج بہت تکلیف دیتا تھا۔ ۱۹ سال عمر ہوگئی کہ رامپور جاتے ہوئے ایک شخص کو رمد چشم میں مبتلا دیکھ کر یہ دعا پڑھی، جب سے اب تک آشوب چشم

پھر نہ ہوا۔افسوس اس لئے کہ حضور ﷺ سے حدیث ہے کہ ۳ بیماریوں کو مکروہ نہ رکھو۔

☆ زکام کہ اس کی وجہ سے بہت سی بیماریوں کی جڑ کٹ جاتی ہے۔

☆ کھجلی کہ اس سے امراض جلد یہ جذام وغیرہ کا انسداد ہو جاتا ہے۔

☆ آشوب چشم کہ نابینائی کو رفع کرتا ہے"۔

روزہ سے صحت یابی: امام احمد رضا فرماتے ہیں"ایک سال رمضان المبارک میں میں سخت بیمار ہو گیا لیکن کوئی روزہ نہ چھوٹا۔ الحمد للہ روزوں ہی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت عطا فرمائی اور صحت کیوں نہ ملتی کہ سید المحبوبین ﷺ کا ارشاد مبارک تو ہے صُوْمُوْا تَصَحُّوْا یعنی روزہ رکھو صحت یاب ہو جاؤ گے"۔

بارش میں طواف: امام احمد رضا جب دوسری مرتبہ حج پر گئے تو وہاں طبیعت خراب ہو گئی۔محرم کے آخری دنوں میں طبیعت ٹھیک ہوئی تو آپ نے حمام میں غسل فرمایا۔ باہر آیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ گھٹا چھا گئی ہے۔حرم شریف تک پہنچتے پہنچتے بارش شروع ہو گئی۔ معاً آپ کو ایک حدیث یاد آ گئی کہ "جو بارش میں طواف کرے وہ رحمت الٰہی میں تیرتا ہے"۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت حجر اسود کو بوسہ دیا اور طواف شروع کر دیا۔ چنانچہ سردی کی وجہ سے بخار پھر لوٹ آیا۔ یہ کیفیت دیکھ کر مولانا سید اسماعیل صاحب نے فرمایا "مولانا! آپ نے ایک ضعیف حدیث کیلئے اپنی جان کو تکلیف دی ہے"۔امام احمد رضا نے جو جواب دیا وہ بھی آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔فرمایا"حضرت! حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے امید تو قوی ہے""۔

قارئین کرام: اس مضمون کو دوبارہ غور سے پڑھیں اور حصول برکات کیلئے مذکورہ وظائف و دعائیں یاد کریں اور اعلیٰ حضرت کے عشق کامل، علم راسخ اور اپنے آقا علیہ السلام کی احادیث وارشادات پر یقین وعمل کا اندازہ فرمائیں۔سبحان اللہ، ماشاءاللہ

دیارِ مصطفیٰ میں عاشق مصطفیٰ کی یاد

اعلیٰ حضرت ہیں اعلیٰ مقام آپ کا
آپ بازار طیبہ میں جب ہیں بکے
پھر کوئی کیا لگائے گا دام آپ کا
ہے احادیث و قرآن کا ترجمہ
شعر جو ہے امام الکلام آپ کا
آپ دربار آقا میں مقبول ہیں
کیوں نہ مقبول ہو پھر کلام آپ کا
مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
کتنا مشہور ہے یہ سلام آ پ کا
رحمت مصطفےٰ سے بروز جزا
خلد میں جائے گا ہر غلام آپ کا
غوث و خواجہ کا جب ہے کرم آپ کا
کون ہے جو مٹائے گا نام آپ کا
جس نے دیوبند کے قلعے ڈھا دیئے
ہاں وہ ''کلک رضا'' ہے کلام آپ کا
قادری نوری رضوی سبھی آ گئے
اعلیٰ حضرت ہے بس انتظام آپ کا
اپنے مدنی کو بھی در پہ بلوایئے
لیتے رہتا ہے ہر دم وہ نام آپ کا

مسلک اعلیٰ حضرت سلامت رہے

مسلک اعلیٰ حضرت سلامت رہے　　مسلک اعلیٰ حضرت سلامت رہے
یا خدا چرخ اسلام پر تا ابد　　اختر برج رفعت سلامت رہے
دین حق کی اشاعت کی خاطر سدا　　میرا تاج شریعت سلامت رہے
جب پڑی ماہ طیبہ کی نوری کرن　　لہلہایا بریلی کا حسن چمن
جھوم اُٹھے دیکھ کر سارے اہل سنن　　گلشن قادریت سلامت رہے
لاکھ جلتے رہیں دشمنانِ رضا　　کم نہ ہوں گے کبھی مدح خوانِ رضا
کہہ رہے ہیں سبھی عاشقان رضا　　مسلک اعلیٰ حضرت سلامت رہے
اہل ایمان تو کیوں پریشان ہے　　رہبری کو تیری کنز الایمان ہے
ہر قدم پر یہ تیرا نگہبان ہے　　یہ کرم یہ عنایت سلامت رہے
روز محشر اگر مجھ سے پوچھے خدا　　بول آل رسول تو لایا ہے
عرض کر دوں گا لایا ہوں احمد رضا　　یا خدا یہ امانت سلامت رہے
اعلیٰ حضرت کا ہم سب پہ احسان ہے　　اب تلک باقی خوشبوئے ایمان ہے

یا خدا یہ بریلی کا فیضان ہے
یہ کرم یہ عنایت سلامت رہے

شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی علیہ الرحمۃ کا

تاریخی فتویٰ

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا گستاخ قابل امامت نہیں

سوال: اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں گستاخی کرنے والے کا شرعاً کیا حکم ہے؟ اس کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا حکم کیسا ہے؟

الجواب وهو الموفق للصواب باسمه سبحانه عم امتانه واحسانه

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ والغفر ان کی ارفع شان کے خلاف گستاخی کرنے والا اور سب بکنے والا صرف ان عقائد حسنہ کی مخالفت کی بناء پر گستاخی کرتا اور سب بکتا ہے جو عقائد کتاب وسنت واجماع امت سے ثابت ہیں جن کا مخالف قطعاً بے دین و بے ایمان ہے چونکہ مجدد والملت وحامی السنّت نے ان عقائد کو مبرہن وواضح فرمایا اور فرقہ باطلہ کو نیچا دکھایا۔ لہٰذا درحقیقت ایسی ہستی کے ساتھ عناد مذہب اسلام کے ساتھ عناد ہے اور چونکہ معاند کے پاس بجز بکواس اور سبّ وشتم اور کوئی دلیل و برہان موجود نہیں، جس کے ساتھ اپنا مذہب ثابت کر سکے تو اس نے ایسی جلیل القدر مسلم الثبوت عظیم البرکت ہستی کی شان رفیع میں بکواس بکا ہے اور ظاہر ہے کہ ایسا بکواس بکنے والا کسی دجال کا چیلہ اور بے ایمان ہے، جس کی امامت قطعاً ناجائز ہے، واللہ ورسولہ اعلم۔

حررہ قبلہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمر الدین قدس سرہٗ

۲۱ ربیع الآخر ۱۳۸۲ھ / بروز جمعۃ المبارک ۲۱ ستمبر ۱۹۶۲ء

(بحوالہ انوار قمریہ حصہ سوم، دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ پنجاب کالونی کراچی)

مرسلہ: علامہ پیر سید محمد مراتب علی شاہ صاحب

سجادہ نشین آستانہ عالیہ سلھو کے شریف ضلع گوجرانوالہ

''کنز الایمان'' پڑھو

رحمت کبریا چاہتے ہو اگر
کنز الایمان پڑھو ' کنز الایمان پڑھو
عشق سرکار میں زندگی ہو بسر
کنز الایمان پڑھو ، کنز الایمان پڑھو
اس کے ہر لفظ میں رحمتیں برکتیں
نقطے نقطے میں ہیں بخششیں ' نعمتیں
اس کی ساری ہی آیات معجز اثر
کنز الایمان پڑھو ' کنز الایمان پڑھو
کنزِ معنی میں ہے رحمتوں کا جہاں
اس کی ہر سطر سے نورو نکہت عیاں
موجزن اس میں الطاف خیر البشر
کنز الایمان پڑھو ' کنز الایمان پڑھو
اس میں ہے جلوہ اَفگن منزہ کلام
یہ ہے گلستان درود و سلام
زمزمہ پیرا اس میں رہو عمر بھر
کنز الایمان پڑھو ' کنز الایمان پڑھو
ہر ورق سے ہویدا ہے تازہ بہار
اس کا ہر باب جانِ سکون و قرار
محو تلقین ہے جمشید شام و سحر
کنز الایمان پڑھو ' کنز الایمان پڑھو